ماشاء الله لا قوة الا بالله

الحمد لله والمنہ کہ کتاب لاجواب سوالات ہنود و جوابات مسلمان المسمی بہ

سنہ ۱۳۱۸ و ۱۹۰۱ ء

تصنیف لطیف جناب مولوی [illegible] صاحب [illegible] باہتمام محمد عبد الغفار تاجر کتب مالک مطبع ہذا

در مطبع مصطفائی واقع کلکتہ ۱۳۱۸ مطبوع گردید

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب سوالات ہنود بجوابات مسلمان المسمی بہ

۱۳۱۸ھ
رد ہنود
۱۹۰۱ء

تصنیف لطیف جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کوکنی رتناگیری باہتمام محمد عبد الغفار تاجر کتب و مالک مطبع ہذا

در مطبع مصطفائی واقع کلکتہ مطبوع گردید ۱۳۱۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بیعد خدای واحد کو لایق ہی کہ جسنے اسلام کو رفعت و جلال اور کفر بت پرستی کو ذلت و زوال اور شکر بیقیاس اس منعم مطلق کو سزاوار ہی کہ جسنے ہمکو ایمان کا روشن چراغ عطا فرمایا اور کفر کے اندھیارےسے بچایا اور شرک و اصنام پرستی کی برائی سے آگاہ کر کے طریقہ ہدایت و حق پرستی کا دکھا دیا

اشعار

حمد ہو کس سے ادا اُس خالق سبحانی کی — جسنے دی دلمین ہمارے روشنی ایمانکی
جو سنور اس سے ہیدی من یشا کا ہو چراغ — کب کرے مفقود اُسے کیا تاب ہے شیطانکی

اور رحمت کاملہ اور سلام شاملہ نازل ہوویو اس رسول الصدق العما و قین حبیب رب العالمین ہر کہ جس کے ورد ہو رسالت نے مشرق سے مغرب تک اسلام کا بابند جہنڈا گہڑا کر کے [illegible] سے مٹا دیا ہے

غزل

[illegible] کے پرتو سے منور قصر دین ہر آن ہے
[illegible] گر اسکے قدم سے عرش کا ایوان ہی
[illegible] اسکی مظہر السان نا غلمان ہے

ہے ثنا تیغ زبانکی اسکے ما ینطق عیان — فاقتلوا اوسکی زبان تیغ کی نت شان ہے

بہ اعلا اُسے بخشا ہے حق نے بے شبہہ — فوج مرسل کا گرامی تر وہی سلطان ہے

ہے شناور نوح اسکے بحر عظمت کا مدام — خوان عزت کا خلیل اسکے سدا مہمان ہے

ب ثنا اوسکی ادا ہووے کسی انسان سے — مدح جس نور خدا کی زیور قرآن ہے

اد سکے جو نور محبت سے ہوا ہی بہرہ مند — در دو عالم بے شبہہ وہ قابل رضوان ہے

ر لسے پڑہتا ہون مین اس ذات مقدس پر درود — اسطرح حکم آلہی واجب النسان ہے

در مدح آل اطہار و اصحاب کبار

اور اونکی آل اور اصحاب پر جنہون نے تیغ زبان و زبان تیغ سے دینکی تائید کر کے کفر و شرک کی راہ و بدچال دور کئے

قطعہ

آل اور اصحاب پر ہو اسکے نازل فضل رب — جنکا اعلی مرتبہ در حضرت سبحان ہے

سعی سے جنکے ہوا ہے کفر مفقود از جہان — شرق سے تا غرب یکسر جلوہ ایمان ہے

پس پیچھے بوجھا چاہیے کہ دین اسلام فی الحقیقت اگرچہ حق اور سچا اور بلند برتر ہے لیکن کافر لوگ خصوصاً ہمارے ملک کے برہمن وغیرہ اپنے کفر کی بدچال سلمانون کے سامنے بہتر اور افضل دکہا کر دین اسلام کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہین اور اپنے دیوتون کے قصے اور اوتارونکی حکایتین بناوٹ کیساتھ مسلمانونکے روبرو بیان کرکے اپنے کفر کی صداقت ظاہر کرتے ہین اور اکثر مسلمان اگرچہ انکے ساتھ تقریر او بحث کرکے اپنی کتاب محمدی کی دلائل سے اسلام کی بلندی اور حقیقت ثابت کرتے ہین مگر وے کفار منکر مسلمانونکی کتاب کو کچھ مطلق مانتے نہین بلکہ اپنے شرک و کفر کی بلندی بہ تکلف دکہاتے ہی رہتے ہین اما اس مسکین نے انکے اکثر پنڈت اور بہٹ وغیرہ انکے بڑے بڑے شاستریونکے ساتھ مباحثہ اور مناظرہ کر کے اونکے شاستر او پوتہیون سے اور دلائل عقلیہ سے انکو عاجز اور لاچار ہی کرتا رہا اور وے اکثر وقت جواب

دہی سے لاچار و لاجواب ہوکر اسلام کے مقر ہوتے رہے بلکہ بعضے اسلام سے بہی مشرف ہوئے ہین اس لئے بعضے اخوان صفا اور اہل وفا دوست خالص اور محب مخلص اس کمترین کو رغبت دے کے کہنے لگے جو سوال و جواب ہنود ؤنکے رد مین یاد ہون سو انکو رسالے مین ایکسان جمع کرنے سے اس ملک کے مسلمانونکو ہیانکے کافرونکے ساتھہ بحث و تقریر کا وسیلہ اور جہاد زبانی کا سبب ہوگا اور اسکے باعث اگر کوئی توفیق الٰہی سے اسلام پر آجاوے تو اسکا ثواب تمکو بہی ملے و بناء علیہ وہ مباحثہ اور مناظرہ ویساہی فقط مسلمان اور ہنود و تخلص رکہکر تمام و کمال سوال و جواب کی تقریر اس طریق سے لکہی ہے کہ گویا کہ گویا ایک ہی ہندو سے مناظرہ ہے و عبارات انشائیہ و استعارات بدلیعیہ اور بعضے الفاظ مغلقہ اردو وغیرہ کے جو اس ملک کے عام لوگونمین مستعمل ہین چہوڑکے عام محاورہ کے موافق ایسی سلیس عبارت لکہی ہے کہ ہر ایک خاص و عام حرف شناس اسکے مطلب ایک سر سے مطالعہ کرکے جلد سمجہہ لیوین اور شرک و کفر سے واقف ہوکر کافرونکے ساتھہ مباحثے و مناظرہ مین شرک اور کفر کی ذلت اور اسلام کی فوقیت دکہاکر انپر ہمیشہ غالب ہین اور توفیق الٰہی سے انکو اسلام پر لاوین اشعار

ہے زبان تیغ جبصورت سے کافرکش مدام
اس نمط تیغ زبان بہی سر بسر خشان ہے

ہے زوال کفر سے اسلام کی ٹہ ہتی سدا
مہر کے آگے سیاہی شب کی ہیسامان ہے

کافرونکی ہے مذمت سر بسر قرآن مین
دیکہہ ہر آیت کی معنے گر تجہے عرفان ہے

ہے کلام رد شرک داخل حکم جہاد
آیت واغلظ علیہم صاف یہ برہان ہے

ہی اہانت کافرونکی کیش کی ہر دم ضرور
دیکہہ یہ تیغ زبان بہی کا سراو ثان ہے

نیزہ آساخامۂ مشکین بمیدان سخن
ہر نمط کافرکشی پر مستعد ہر آن ہے

دیکہہ یہ تقریر با برہان قاطع بت شکن
عقل سب آزروشو نکی سر بسر حیران ہے

اس رسالہ کا ہیہ محکم کر نظر قصر بلند
در تہ افلاک ہر اک تبکدہ ویران ہے

کفر کے اس سے پریشا ہوویگی ساعت ورق
ہے سواد دیدہ اسلام کو نت اس سے نور
مومنو نکے ہاتھہ مین یہ سیف قاطع دیکھہ دیکھہ
ہین مضامین اسکے نت سرگرم در بازار دین
نکتہ توحید اسکے ہر سخن مین ہی نہان
بو العجب ظاہر پرستو نکی ہی بازی گاہ یہ
اس رسالہ کی لازم تر ہی دیندارو نکو چاہ
مشرکو نکے کیون نہو جاوین جگر اس سے کباب
طرفہ اس سیر چمن سے ہووے ہر دم شاد کام
مانگتا ہون مین جناب کبریا سے یہ دعا
یا الٰہی کر اسے مرغوب طبع خاص و عام
خیر کر اس عاجز بیکس کا یارب خاتمہ

واہ کیا شیرازہ بندی اسکی بانبیان ہے
خاک یکسر در بیاض دیدہ شیطان ہے
تنگ کفارو نپہ ہر دم کفر کا میدان ہی
جسطرح غارت ہمیشہ کفر کی دکان ہے
گرچہ ظاہر محفل آرا صورت ہزیان ہی
طرفہ بہر حق پرستان گلشن ایقان ہے
کافرو نکو جیسی نفرت اس سے نت شایان ہے
شرک در گرداب ہی اور کفر در طوفان ہے
دار دنیا مین جو مومن صاحب اذعان ہے
بندہ عاصی پہ جسکا سر بسر احسان ہے
رکھہ سے دل شاد دایم اسکا جو خواہان ہے
بندہ مسکین ہمیشہ طالب غفران ہے

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَالْھِدَایَۃُ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَذِلَّ الشِّرْکَ وَالْمُشْرِکِیْنَ
بِحُرْمَۃِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَالنَّبِیِّ الْکَرِیْمِ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ اٰمِیْنَ

آغاز مناظرہ مسلمان اور ہندو کا

سنا چاہیے کہ یہ مسکین ایک روز کسی رفیق کے گھر کے صحن مین بطریق تفریح چند اشخاص کبار ذوی الاعتبار کے بیٹھہ کر وعظ و نصیحت کی باتین کر رہا تھا اتفاقاً ایک پنڈت معہ چند برہمن وہان آنکلا اور احکام اسلامیہ کہ جو وہان بیان ہوتے تھے سنکر کہنے لگا کہ بعضے رسوم و آئین مسلمانی کے بہت خوب اور بسیار مرغوب نظر آتے ہین تب اس مسکین اسکی تقیید کلام کے لیے کہ جو لفظ بعضے سے مفہوم ہے جواب دیا کہ مہاراج تم کیا کہتے ہو اگر انصاف کی راہ سے دیکھو

تو ہم مسلمانونکے دین و آئین مین کوئی بات لائق ناپسند کیے نہین بلکہ سب کے سب
خوب اور پسندیدہ ہین اگرچہ بعضے نیک کام اور دین کے رسوم اور اسلام کے احکام
تم جیسے بیدین اور مشرکون اور کافرونکی نظر مین بسبب انکی جہالت اور گمراہی اور
کثافت دلی کے جو معرفت حق و باطل سے بے بہرہ و قاصر ہین ظاہر مین پسند
نہین معلوم ہوتی پر اسکا کیا اعتبار ہندو کہنے لگا صاحب تمنے کہانسے معلوم کیا کہ
ہم لوگ بیدین اور مشرک اور کافر ہین ہم بھی ایک دین اور ایک آئین پر ہوکر اپنے دہرم
کے سوا الحق خدا کی بندگی مین ہمیشہ رہتے ہین بہلا اگر یہ دعوی تمہارا حق اور سچا ہے
تو اسکی وجہ بیان کرکے تحقیق کردیجئے نہین تو ہم لوگونپر بیدینی اور شرک و کفر کا اطلاق
کرنا چہوڑ دیجئے اس مسکین نے کہا کہ ہم لوگ جو تم جیسے ہندؤنکو کافر اور مشرک
اور بیدین کہتے ہین سو حق اور سچا ہے اور اسکا ثابت کردینا بھی کچہہ بڑی بات نہین پر کیا
کرین ہر کوئی انصاف چہوڑتا ہے اور جہالت سے اپنے ہی مذہب کا پاس کیا کرتا ہے
اور نفسانیت پر آکر بیفائدہ سر پکتا ہے ہندو کہنے لگا دین اور مذہب کی بحث اور تقریر
مین جہالت اور نفسانیت کا دخل اور ترک انصاف کا کونسا محل ہے بہلا اگر تم انصاف
کی راہ سے ہمین قائل کروگے تو البتہ ہم بھی خوب حق بات سے نگذرینگے یہ کہا اور ایسا
سوال کیا ہندو کا سوال کہو صاحب تم مسلمان لوگ ہم جیسے ہندؤنکو کس لئے
بیدین اور کافر اور مشرک کہتے ہو مسلمانکا جواب تمہارا اور ہمارا ایک خدا وحدہ لاشریک لہ ہے
اور تم لوگون نے اس خدای واحد کے سوا اسکے پیدا کئے ہوئے ایشور اور برہما
اور وشنو یعنے نارائن جیسے دیوتونکو اپنے خدا ٹہرا لئے ہو اسلئے تمکو مشرک اور کافر
کہتے ہین اور تمہارے واسطے کوئی پیغمبر اور کتاب نہین اسواسطے تمکو بیدین بولتے ہین رباعی

ہے تمہارا ایشور و وشنو اور برہما جب خدا	کافر و مشرک تمہین ہین ہوگئے حق سے جدا
اور بیدینی تمہاری ہی ہے نہین تمکو کتاب	ہین تم تمہارے واسطے غضب خدا قہر و عذاب

ہندو بولا ایشور اور برہمہ اور وشنو سب اس خدای واحد کے نام ہین ایشور یعنے ذات خدا
اور برہمہ یعنے پیدا کرنیوالا اور وشنو یعنے نگاہ رکہنے والا پس ایشور خدا کی ذات کا نام اور برہمہ
اور وشنو اوسکی صفات کے نام ہین جیساکہ تمہاری زبان مین اللہ ذات خدا کا نام اور
خالق یعنے پیدا کرنیوالا اور حفیظ یعنے نگاہ رکہنے والا اسکی صفات کی نام ہین بنابر اسلئے
تمہارے اور ہمارے اعتقادات مین سوائے زبانکے کچھ دوسرا فرق نظر نہین آتا
اور فقط زبانکا فرق ہونے مین کچھ قباحت بھی نہین بلکہ تمہاری سرزوری اور زبان
درازی ہے جو تم لوگ ہم لوگونپر شرک و کفر کا اطلاق کرتے ہو اور ہمارے لئے کوئی پیغمبر
اور کتاب نہین کرکے کہتے ہو سو بھی عبث تکلیف ہے کیونکہ جیسا تمہارے نزدیک ایک لاکھ اسّی
یا چالیس ہزار پیغمبرونکا ہونا ثبوت پایا ہے ویساہی ہماری نزدیک بھی آٹھہ ہزار پیغمبر ثابت ہین
اور تمہارے واسطے جیسی فرقان کتاب ہے ویسی ہی ہمارے لئے بھی بید شاستر کتاب ہے
مسلمان انکا جواب پنکہات پوتھی جو مختصر چار بید کی ہے اسمین لکھا ہے کہ پرابرہمہ یعنے ایشور نے
اپنی ذات غیب سے برہمہ کو ظاہر کرکے پیدا کرنیوالا ہوا اور وشنو کو پیدا کرکے نگاہ رکہنے والا
ہوا انتہی لیکن یہ مضمون اگرچہ تمہاری مدعا کے موافق ہے سب کا سب غلط اور جھوٹھہ ہے
کیونکہ اگر ایشور اور برہمہ اور وشنو تینو ایک ہی ذات کے نام ہوتے اور فقط ذات و صفات کا
فرق ہوتا تو پھر تینونکے لئے جدی جدی جوروین اور علاحدہ علاحدہ ہتہیارین اور خاص سواری
نہ ہوتی اور شاستر اور پوتھیونسے ثابت ہے کہ ایشور کی جورو پاربتی اور ہتہیار اوسکا ترسول اور
سواری اوسکی بیل تہی اور برہمہ کی جورو ساوتری اور ہتہیار اسکا کنول یا کمنڈلو اور سواری اسکی
ہنس تھی اور وشنو کی جورو لچھمی اور ہتہیار اسکا چکر اور سواری اسکی گرود تھی جیساکہ دویت
پنت شاستر مین مدہواچاری نے لکھا ہے کہ خدای واحد نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان
اور زمین بنایا پھر انکی نگہبانی کے لئے تین سو گون ظہور مین لایا ایک ستوگون یعنی عقل
جسکی صورت وشنو ہے اور عقل اصل مین چالاکی رکھتی ہے اس لئے اسکی سواری گرود

اور ہتہیار اسکا چکر اور جورو اسکی لچہمی ہے دوسرا تمو گون یعنے غصہ کہ جسکی مورت مہادیو یعنے
ایشور ہی اور غصہ اصل مین احمقی ہے اسلیئے اوسکی سواری بیل اور ہتہیار اوسکا ترسول اور عورت
اوسکی پاربتی یعنے صورت منحوس ہے تیسرا رجوگون کہ اسے راجس بہی کہتے ہین یعنی راجا کے
جیسا نیم عقل اور نیم غصہ کہ جسکی شکل برہمہ ہے اور وہ بیانے درجے مین ہے اسلیئے اسکی سواری
ہانس کی کبہی کند اور کبہی تند چلتا ہے اور ہتہیار اسکا کمنڈلو یا کنول کہ امرت سے بہرا ہی اور جورو
اسکی ساوتری کہ لباس متوسط رکہتی ہے انتہی اور اسی دویت بیدانت شاستر کے مضمون پر
حرف ہجای سے اشارہ کرکے کسی پنڈت نے ایک بیت کہی ہے بیت برنا چکتی گر کہے بگہسو پر اسوار
بلا سمہت رچہا کرین جو بار ہی راج تمہار ۔ یعنے مراد ب سے برہمہ رے سے رور یعنے ایشور نا سے نارائن
یعنے وشنو چ سے چکر ہتہیار نارائن کا ک سے کنول یا کمنڈلو برہما کا ت سے ترسول ہتہیار ایشور کا
ہاتھ کہے لیکر ب سے بیل سواری ایشور کی گ سے گروڑ سواری نارائن کی ہ سے ہانس و اوس
پرندہ یعنے ہانس پرندہ جو سواری برہمہ کی ہے پ سے پاربتی جورو ایشور کی لام سے لچہمی عورت
وشنو کی اور الف لا کا ایراد ہے سین سے ساوتری جورو برہمہ کی ہ سے ہت فائدہ رچہا کرین یعنی
نگہبانی کرین حاصل معنے اس بیت کی یہ ہے کہ برہما اور ایشور اور نارائن اپنا اپنا ہتہیار
مین لیکر اپنی اپنی سواری اور جوروؤن کے ساتھ تمہاری فائدہ کی نگہبانی کرین تا تمہارا
بڑہے غرض ایسے شاستر اور پوتہیو نسے اور معتبر پنڈتونکے قول سے یہی ثابت ہی کہ برہما
ایشور اور وشنو تینون بہی اپنی اپنی ذات سے جدے جدے موجود تھے اور انکی سواری
ہتہیار اور جوروین بہی علیحدہ علیحدہ تھین پس دعوای تمہارا تینون ایک ہونیکا اور ایک
خدا اور برہمہ وشنو اسکی صفات ہونیکا مطلق باطل اور جہوٹھہ ہے اور یہ بھی ثابت ہو
لوگون نے ان تینونکو اپنے خدا ٹھہرائے ہین اور دوسرے شاستر اور پوتہیون ۔
یہ بہی ثابت ہے کہ ان تینونکے سوا تمہارے دوسرے بہی بہت سے خدا ہین چنانچہ اوس بیدانت
بیدانت شاستر مین شنکر آچاری نے کہا ہے کہ آسمان زمین پتھر آدمی جانور دیو پری

فرشتے وغیرہ سب خدا ہین اور مہابہاگوت پوتہی کے نوین اسکند مین لکھا ہی کہ آسمان ہوا آتش پانی خاک
ملکر یہہ پنج مہابوت کہ اسے شیو سکتی یعنے باپ بھی کہتے ہین سب خدا ہین اور سب بنیا انہین ہین بٹی گئی ہین
اور بیشیشک شاستر مین کنٹراد نے لکھا ہی کہ جو کچہہ ہی سو زمانہ ہی کہ بدون اسکی تاثیر فعل کی محال ہی اسلئے
اسی زمانہ کی پرستش کیا چاہئے پس معلوم ہوا کہ تمہارے خدا الیشور اور برہما اور وشنو کے سواے دوسرے
سیکڑون بلکہ ہزارون لاکہون خدا ہین اور کفر و شرک تمہارا انجوبی ثابت ہی پھر عجب ہے کہ تم لوگ مشرک
اور کافر ہوکر اگر کسی نے تمکو کافر اور مشرک کہا تو برا مانتے ہو اور کفر و شرک پر قائم رہکر اس سے مخاصمہ لایعنے
کرتے ہو سچ ہی کہ بدکو بد کہین تو لڑ پڑی پر اپنی بدی نچھوڑی ہندو لاجواب ہوکے کہنے لگا ہم لوگونکا اتفاق
اسی بات پر ہوچکا ہی کہ الیشور وہی ذات خدا ہی اور برہما اور وشنو وغیرہ سب اسیکی ذات سے ظہور مین
آئے ہین مسلمانکا جواب اصل مین تو یہہ ہی کہ خدا وحدہ لاشریک ہی نہ اوسے مان ہی نہ باپ ہے نہ بیٹا ہی نہ بیٹی
نہ جورو ہی نہ ہمسر اور وہ پاک سے پاک اور قیاس سے برتر نہ وہ کسیکا محتاج ہے نہ کسی سے عاجز نہ اوسکی ابتدا ہے
نہ اوسکی انتہا نہ اوسے دکہہ ہی نہ اوسے موت نہ اوسے ہتہیار کا احتیاج ہی نہ سواری کی غرض نہ اوسے غفلت ہے
نہ اوسے جہالت اور وہ سبکو دیکھتا ہی اور سبکو پہچانتا ہی کوئی ذرہ اوسکے علم سے باہر نہین بلکہ سب کے
سب پر اسکا علم محیط ہے اور تمہارا الیشور ہرگز ایسا نہین جو تمنے اتفاق سے اسے اپنا خدا ٹہرایا ہی یقین
تمہاری سیاہی قلبی اور کثافت دلی حد سے گذر گئی ہی نہین تو ادنے تامل سے بھی خدا کی خدائی معلوم
ہوکے اسکی وحدانیت کا اقرار کرتے ہندو کہنے لگا ہم اچھی طرح جانتے ہین کہ الیشور وہی ذات خدا ہے
تو وہ ایسی ہی صفتین رکہتا ہی جو تمنے بیان کین بہلا اگر وہ ایسا نہوتا تو کیا ہم بالکلیہ نادان تھے جو عیب دار
ناقص کو اپنا خدا سمجہین اور اپنے علم و عقل کو عیب لگا لین مسلمانکا جواب یقین جانو کہ تمہارا
الیشور ذات خدا نہین اور بہت سی دلیلون سے ثابت ہی کہ جو صفتین ہمنے خدا کی بیان کین انمین سے
کوئی وہ الیشور صفت نرکہتا تھا بلکہ اسکے برخلاف ناقص عیب دار تھا چنانچہ پہلی دلیل یہ ہی کہ خدا ہی واحد کسیکا
پیدا کیا ہوا نہین ہی اور تمہارا الیشور پیدا کیا ہوا ہی جیسا کہ دودیت بیدانت شاستر والا لکہتا ہی کہ خداے
واحد نے اپنی قدرت کاملہ سے پہلے آسمان و زمین بنایا اور اسکے کاروبار کیلئے تین گون ظہور مین لاے

انہین سے دوسرا تمو گون یعنے غصہ کہ جسکی صورت مہادیو یعنے الیشور ہے اور سنکہات پوتہی جو مختصر
چار بید کی ہی اسمین لکہا ہی کہ خدا واجب الوجود اور وجود اسکا خود بخود کہ وسے نہ مثل ہے نہ مانند اور
وہ سب جگہہ حاضر سوا الگ ہی اور الیشور و برہمہ و وشنو وغیرہ کو اوسی نے عدم سے وجود مین لایا ہی اور
دویت بیدانت مین اور بہی لکہا ہی کہ خدا جدا ہی اور الیشور و برہما و وشنو سب اسکے ارادہ رتق سی پیدا
ہوی ہین اور مہابہاگوت پوتہی کے نوین باب مین لکہا ہی کہ خدا نی پنچ مہابہوت پیدا کئے پر اپنے غصہ کی صورت
مہادیو یعنے الیشور کو پیدا کیا انتہی پس یہان سے معلوم ہوا کہ الیشور خدا نہین کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو دوسرا
اسکو پیدا کرنا ضرور تہا اور دوسریکا پیدا کیا ہوا ہرگز خدائی کے لائق نہین دوسرے دلیل یہ ہے کہ خدای
واحد کو ابتدا اور انتہا نہین ہی اور تمہارے الیشور کو ابتدا اور انتہی تہی چنانچہ سہیر احمن پوتہی مین لکہا ہی کہ خدای
واحد نے الیشور کو نہدا کے پیٹ سی پیدا کیا اور نہدا کو مارج کے پیٹ سی اور مارج کو آگ سی پیدا کیا اور
عمر الیشور کی چالیس لاکہہ برس کی تہی انتہی پس اس سے بہی ثابت ہوا کہ الیشور خدا نہین ہی کیونکہ اگر خدا
ہوتا تو اسکے واسطے ابتدا اور انتہی نہوتی اور اسکی عمر کا اندازہ نہ ٹہہرتا اسلئے کہ خدا کو ہمیشہ ابدالآباد
ہونا ضرور ہے تیسری دلیل یہ ہی کہ خدا وحدہ لاشریک دانا و عالم ہی اور تمہارا الیشور احمق اور نادان
تہا جیسا کہ دویت بیدانت شاستر مین لکہا ہی کہ خدای واحد نے تین گون ظہور مین لایا انمین سی دوسرا گون
تمو گون یعنے غصہ کہ جسکی صورت مہادیو یعنے الیشور ہے اور غصہ اصل مین احمقی ہے اسلئے اسکی سواری
بیل اور اسکی جورو پاربتی یعنے صورت منحوس ہی انتہی پس اسی سے معلوم ہوا کہ وہ الیشور خدا نہین کیونکہ وہ
احمقی رکہتا تہا اور احمق کا خدا ہونا ہرگز ممکن نہین چوتہی دلیل یہ ہے کہ خدای واحد کو مان باپ اور جورو
بچہ کا اور ہتیار سواری کا ہرگز احتیاج نہین اور تمہارا الیشور مان باپ اور جورو بچہ کا اور ہتیار سواری کا
محتاج تہا جیسا کہ دویت بیدانت شاستر وغیرہ مین لکہا ہی کہ الیشور کی سواری بیل اور اسکی جورو
پاربتی اور ہتیار اوسکا ترسول ہی اور سہیر احمن پوتہی مین لکہا ہی کہ خدای واحد نے پہلے آگ سے مارج کو
پیدا کیا اور پہلے سے اسکی جورو مارجہ پیدا ہوئی اور ان دونو کے پیٹ سی ایک بیٹا کہ نام اوسکا
ہند ہی اور ایک بیٹی کہ نام اسکا ہندی پیدا ہوئی پہر ہند اور ہندی کے جفت سی دو بیٹے پیدا ہوئے ایک

ایشور اور دوسرا حارث یعنے عزازیل پھر ایشور کی پہلی سے اوسکی جورو پاربتی پیدا ہوئی پھر ان دونوں نکے
جوڑے سے بارہ بیٹے جیسا کہ برہمہ اور وشنو اور مہاکال اور گیا بیتال اور سنگ اور ہنومان اور گنپتی وغیرہ
اور بارہ بیٹیاں چنانچہ لچھمی اور سرسوتی اور گنگا اور تارا اور گوکلا اور چندکا اور کالکا وغیرہ پیدا ہوتے
پس بعد ان کے بارہ بیٹے اور بارہ بیٹیاں یہ سب جن و دیو وغیرہ پیدا ہوئے اور روی زمین سب
انھیں سے معمور تھی تا آدمیوں کے دور تک انتہی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ایشور خدا نہیں
کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو اسکے لئے ماں باپ اور جورو بچے اور ہتھیار سواری نہوتی اور ماں باپ اور
جورو بچوں کا محتاج کب خدائی کے لائق ہے دلیل پانچوین یہ کہ خدا وحدہ لاشریک عاجز اور لاچار نہیں ہے
اور تمہارا ایشور عاجز و لاچار تھا کہ اوسنے نوکر اور خدمتگار ونسے بھاگتا پھرتا تھا اور اپنی تابعدار ونسے
جان کی سلامتی ڈھونڈھتا جیسا کہ اننت بلسی پوتھی مین لکھا ہے کہ ایک دیو بھسمسر تھا ایک روز ایشور کی جورو
پاربتی کو دیکھکر عاشق ہوا اور فکر کرنے لگا کہ اس صاحب جمال پاربتی کو کسی تدبیر سے لایا چاہئے
آخر الامر ایشور کے پاس چند روز رہکر ایسی خدمت کی کہ کسو نے نہ کی ہوگی ایشور نہایت خوش ہو کے
کہنے لگا کہ ای بھسمسر تو نے ہماری اچھی چاکری کی اب جو مانگتا ہے مانگ کے بھسمسر نے کہا مہاراج
تمہاری دیا سے سب کچھ ہے پر اتنا بخشد یجئے کہ جسکے سر پر مین ہاتھ رکھوں وہ اوسیوقت بھسم ہو جاوے
ایشور نے اسکو یہ بخشد یا ہی تھا کہ ایشور کے سر پر ہاتھ رکھکر بھسم کر کے پاربتی کو لینے کا عزم کیا ایشور
نے یہ قصد اسکا دریافت کیا اور اسکے سامنے سے بھاگنے لگا بھسمسر بھی اوسکے پیچھے دوڑا ادہر آگے اور
یہ پیچھے جنگلوں اور پہاڑوں مین دوڑتے پھرتے تھے اتفاقا ایشور کی ملاقات نارائن سے ہوئی نارائن نے
ایشور کو بھاگتا ہوا دیکھکر پوچھا کہ ای ایشور کیا حال ہے اور کیون بھاگتا ہے ایشور نے گھبراہٹ
مین کچھ قصہ بھسمسر کا سنا دیا نارائن بولا ای ایشور کچھ فکر نکر مین اسکو مار ڈالتا ہوں تو ذرہ ایکطرف
ہو جا غرض نارائن نے اپنا روپ بدلا پاربتی کی شکل خوبصورت نوجوان بنکر ٹھاٹ اور تجمل کے ساتھ
بھسمسر کے سامنے آیا بھسمسر تو پاربتی پر عاشق ہی تھا شکل اوسکی دیکھتے ہی شیفتہ و فریفتہ
ہوا ایشور کا پیچھا چھوڑ کر شکل پاربتی سے منت اور عاجزی کر کے کہنے لگا کہ ای پاربتی مین

تیرا عاشق ہون اور تو میری معشوقہ اب مجھسے راضی ہو و الیشور کی کچھ دہشت نکر کہہ مین اب اسے بھسم
کردیتا ہون نارائن جو شکل پاربتی بنا تھا کہنے لگا بہتر ہی مین تجھسے راضی ہون پر شرط یہ ہی کہ پہلے
ہم دونون ملکر ناچینگے اور جیسے ہاتھہ پیر مین ہلاؤنگی ویسے ہی تو بھی ہلائیو بھسمسر نے بخوشی قبول کیا
اور دونون باہم ناچنے لگے اور نارائن آہستہ آہستہ سر ود بھی کہتا تھا غرض ناچتے ناچتے غفلت
مین ڈالکر نارائن نے اپنا ہاتھہ اپنے سر پر رکھا بھسمسر نے بھی اپنا ہاتھہ اپنے سر پر رکھا اور ویسا ہی
بھسم ہوگیا پھر نارائن نے الیشر کے پاس آکر یہ خوشخبری سنادی الیشور سنتے ہی خوش ہوا اور نارائن
کو بہت سا انعام دیا پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ الیشور خدا نہین کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو ایسا عاجز
اور لاچار نہوتا اور اپنی معشوقہ نوجوان چھوڑکے دیوانے خدمتگار سے نہ بھاگتا اور نارائن جیسے ادنے
تابعدار سے جانکی سلامتی نہ ڈھونڈہتا چھٹی دلیل یہ ہی کہ خدائے واحد سب بدکاریسے اور ناپاکی سے پاک
و مبرا ہے اور تمہارا الیشور بدذات و ناپاک تھا جیسا کہ وہی انند تلسی پوتھی مین بھسمسر کے قصے کے آخر
مین لکھا ہی کہ جب نارائن نے اس فریب سے بھسمسر کو مارا اور یہ خوشخبر الیشور کو سنائی تب الیشور نے نارائن
سے پوچھا کہ پاربتی کی شکل کیسے بنا تھا مجھے دکھا نارائن پھر ویسا ہی پاربتی کی شکل نوجوان
چودہ برسکی بنکر ناز و ادا کے ساتھہ کھڑا ہوا الیشور دیکھتے ہی اسپر عاشق ہوا اور تمام شب اس سے
اغلامی کی یہانتک کہ قدرت خدائے واحد سے نارائن کو حمل رہا اور بیٹا جنا اور نام اسکا کہنڈو بھیرام
ہی پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ الیشور خدا نہین تھا کیونکہ اگر خدا ہوتا تو ایسی حرام کاری کہ نہایت بد ہی
ہرگز اس سے صادر نہوتی بلکہ وہ ہمیشہ پاک سے پاک رہتا دلیل ساتوین یہ ہی کہ خدائے واحد غافل
اور بیخبر نہین ہے اور تمہارا الیشور غافل اور بیخبر تھا یہانتک کہ بعضے وقت اپنی جورو ہمیشہ بغل مین رہنے
والی کو بھی نہ پہچان سکتا تھا چنانچہ اسکا قصہ انند تلسی پوتھی مین اسطرح لکھا ہی کہ ایک روز الیشور کی
جورو پاربتی نے جنگلی عورتونکے جیسا لباس مورکے پر کمر مین باندھکر الیشور کے سامنے سے
گذری الیشور نے پاربتی کو نہین پہچانا کوئی دوسری عورت ہی سمجھکر اسپر عاشق ہوا اور منت اور
عاجزی کرتا ہوا اوسکا پیچھا لیا جب پاربتی نے اوسکی منت اور عاجزی حد سے زیادہ دیکھی تب

کھڑی ہوکر بہانیسے کہنے لگی کہ میرے پانؤن مین کانٹا چبھا ہی نکال ایشورنے صدق شوق سے بہزار آرزو پانؤن پاربتی کا اپنی گود مین لے بیٹھا اور کانٹا تلاش کرنیلگا یکایک جو نشانی پاربتی کے پانؤن مین تھی ایشور نے دیکھتے ہی پہچانی کہ اپنی جورو ہی پھر دونون خوش ہوکر عیش مین مشغول ہوئی بس اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ ایشور خدا نہین تھا کیونکہ اگر وہ خدا ہوتا تو سب کو ایکسان دیکھنے والا پہچاننے والا ہوتا ایسا غافل نہوتا کہ اپنی جورو ہمیشہ نزدیک رہنے والی کو بھی نہ پہچانے اور رنڈیونکا مارا بھی اسقدر نہوتا کہ جسے پرائی سمجھے اسی پر عاشق ہوا کری پھر تم لوگ عجب دل کے اندھے ہو کہ اپنے ایشور کے عیب و نقصان کو ہنر و کمال سمجھکر اوسے خدا کہتے ہو اور اوسکی عیب دلالت کرنیوالی قصونکو ظاہر کرتے ہو چنانچہ اس قصے پر بنا کرکے تم لوگون نے آجتک پھر یہ عادت جاری رکھی ہے کہ اپنے دیولونمین دو پتلے اسطور سے بناتے ہو کہ ایک پتلا پاربتی کا گویا کھڑا ہی اور دوسرا پتلا ایشور کا سر مین جٹ لپٹا ہوا گویا پاربتی کا پاؤن اپنی گود مین لئے بیٹھا ہی اور کانٹا تلاش کرتا ہے دلیل آٹھوین یہ کہ خدای وحدہ لاشریک ہمیشہ جیتا و قائم و دائم ہی اور تمہارا ایشور آلت کٹنے کی بدحالی مین مرکر فنا ہو گیا ہی جیسا کہ اوسکا قصہ وہی اننت تلسی پوتھی مین لکھا ہی کہ ایک دن ایشور اور اوسکی جورو پاربتی ایک جگہہ بیٹھکر چوسر کی بازی کہیل رہے تھے پاربتی نے چالاکی کرکے ایشور سے بازی لیگئی اور جو شرط ان دونونمین ہوئی تھی طلب کرنیلگی آخر الامر دونو کی گفتگو اس مرتبے کو پہونچی کہ دونونمین ناخوشی پیدا ہوئی یہانتک کہ پاربتی نے ایشور کا ترسول چھین لیا اور ایشور سخت غصہ ہوکر ہاتھہ پیر پٹکتا ہوا جنگل مین جاکر ایک غار مین گھس پڑا اور فکرمند ہو بیٹھ رہا جب یہ خبر اسکی اولاد کو پہونچی تب وےلوگ پاربتی کو بہت سے ملامت کرکے سب کے سب غار کے نزدیک آئے اور ایشور کو سمجھا پھسلا کر گھر بلانے لگے ایشور جو آتش غصے سے آتش ہو رہا تھا کہنے لگا کہ مین ہرگز نہ آونگا غرض ایشور نے کسو کی بات نمانی اور گھر کو نہ آیا تب ان دیؤن مین ایک دیو کا نام اسکا نارند تھا پاربتی سے کہنے لگا کہ ایشور تو اب نہین آتا اسلئے کچہہ ایک اسکے بدلے لنگ گڑا لیا چاہیے تا کہ وہ تمہار یواسطے برکت اور شفیع وقت ہو اور اسکی برکت سے تمام کام ہمارے بابرکت حاصل ہون پاربتی بھی مصلحت جانکر

الیشور سے عرض کی کہ ای الیشور تیری برکت سے ہماری زندگی تھی اور تو اب آتا نہین اسلئے تیرے
بدن کا ایک ٹکڑا ہمین دے تا کہ ہم اسکو اپنا شفیع اور باعث برکت جگہہ سمجھین گے الیشور لاچار ہو کر
کہنے لگا کہ تمکو میرے بدن کا کونسا ٹکڑا چاہیئے دیوتون نے تو کچھہ نہ کہا پر پاربتی نے پھر عرض کی
کہ ای الیشور تو سب باتسے دانا اور جانتا ہی جو ٹکڑا مناسب ہو سو دے الیشور کچھہ اشارہ پاربتی کی خواہش
کا ہی سمجھہ کر غصے سے جلد آلت اپنا کاٹکر اور پاربتی کے حوالے کیا پاربتی وغیرہ دیوتون نے بصد
تعظیم و تکریم آلت الیشور کا اور اسپر پھول اور سبزہ اوڑہا کر ایک آراستہ مکان مین رکہا اور اسکی پرستش
کرنی شروع کی جب وہ سڑنے لگا اور بدبو چھوٹی تب اوسے جلا کر اسکی خاک بعضون نے بدن پر اور بعضون
نے سر کو لگائی اور پاربتی جو نوجوان تھی اوسکی حاجت روائی کے لئے ایک پتھر کا آلت بنا کر کھڑا
کر دیا اور نام اسکا لنگ رکہا پاربتی اپنی شہوت اوس پتھر کے آلت سے بجھایا کرتی اور وے سب اُس سے
ہر روز دہو لا کر اسکی پوجا کیا کرتے اور الیشور جو غار مین آلت کٹا ہوا بیٹھا تھا اسی اس زخم کی ایذا روز
بروز زیادہ ہونیکے باعث اوسی بدحالی سے پانچوین روز اور بعضے کہتے ہین کہ ساتوین روز مر گیا
تب اوسکی اولاد نے جمع ہو کر اپنے سر پر دہول اوڑائی اور چلا کر بوم مارنے لگی پھر دیوتون نے
ہر سال اسکے عوض ہولی کا جلانا اور بوم مارنا اور سر پر دہول اُڑانا جاری رکہا اور ہمیشہ بدن پر
اور سر کو راکہہ لگانا بھی معمول رکہا پس اس سے معلوم ہوا کہ الیشور خدا نہین تھا کیونکہ اگر وہ خدا
ہوتا تو یہ بدحال اسکا نہوتا اور نہ مرتا اسلئے خدا کو ابدالاباد ہونا ضرور ہے اور تم اگر نادان نہوتی
تو اپنے الیشور کے اس قصے پر اپنے دیولون مین آج دن تک وہی آلت کا نمونہ لنگ ٹہہرا کر اسکو ہر روز
دہونا اور اوسکی پوجا کرنا جاری نرکہتی اور ہر سال ہولی کا جلانا اور چلا کر بوم مارنا اور سر پر دہول اُڑانا بھی معمول نرکہتے
اور الیشور کی راکہہ کے بدلے دوسری راکہہ سر کو اور بدن کو نہ لگایا کرتی اور اننیت وغیرہ کی ہاتھہ بہ تعظیم سر کو ٹیکا نہ لگواتی کیونکہ
اسمین سراسر الیشور کی اہانت اور عیب ہی اور مذمت اور ذلت پائی جاتی ہی غرض الیشور کی ناقص ہونے پر اور اوسکی خدا نہونے
پر اور بہت سی دلیلین ہین اگر بیان کرین تو طول ہو اور ایک طومار ہو جاوے اور کچھہ غرض اور ضرور بھی نہین کیونکہ یہ دلیلین جو ہمنے
بیان کین اس سے ثابت ہے کہ وہ الیشور پیدا کیا ہوا تھا اور اوسکو ابتدا اور انتہا تھی اور وہ احمق و نادان اور نابینا و بے ہنر و بچہ و لنگا اور تمہارا رسول کا محتاج

اور عاجز اور لاچار اور بدکار اور ناپاک اور غافل اور بیخبر تھا اور آخر کار آلت کٹنے کی بدحالی سے
مر بھی گیا ہو پس جسکو ذرا نے سمجھہ بھی ہوگی سو بھی البتہ معلوم کر لیویگا کہ الیشور ایسا عیب و نقصان
والا خدا نہین اور خدا ان عیبون سے پاک چاہئیے اور ہمیشہ قایم و دایم و بے زوال

ابیات

غافلو احمق کو کہتے ہو خدا — کسطرح محتاج ہو حاجت روا
گھر مین جسکے ہو سواری اور عیال — پھر یہ دعوے ہے خدائی کا محال
دیکھہ معیوب اسطرح الیشور کو اب — گر کہو اسکو خدا ہے قہر رب
دشمنون سے اپنے تھا وہ بے خبر — بھاگتا تھا دیکھہ نت دیوؤنکا شر
شاستر کہتا کہ وہ مغلوب تھا — پوتھیون مین ہے کہ وہ معیوب تھا
تم بتاتے ہو خدا اسکو بزور — سچ کہو آنکھین ہین تمکو یا ہو کور
کاٹ آلت اپنا آخر مر گیا — کان خدائی چھوڑ وہ الیشور گیا
پاک ان عیبون سے وہ سبحان ہے — لازوال اسکی ہمیشہ شان ہے
چھوڑ دے الیشور پرستی ہو سلیم — نت کہو امنت باللہ العظیم

پس تمنے جو پہلے سے الیشور ناقص اور عیب دار ہونیکا انکار کرکے کہا تھا کہ اگر الیشور ایسا ناقص اور عیبدار ہو تو البتہ وہ خدا نہین ہے پھر اب کیا کہتے ہو کیا تمہارے الیشور کی خدائی باطل اور جھوٹھہ ہے یا نہین یا یہ شاستر اور پوتھیان تمہاری جھوٹھہ ہین ہندو کہنے لگا تم نے جو بیان کیا سو سچ ہے پر ہمارے ہندو لوگ اسے ایک تاویل سے بیان کرتے ہین یعنے یہ کام جو الیشور سے صادر ہوئے سو اگرچہ ظاہر مین برخلاف عقل کے ہین پر وہ سب ایک مصلحت کے لئے ہین فقط محتاجی اور لاچاری اور نادانی اور غفلت سے نہین بلکہ ہمکو آگاہ اور اشارہ کرنے کے لئے ہین چنانچہ خود پیدا ہو کر ہمکو آگاہی کی کہ ہر کسی کے لئے پہلے پیدا ہونا ہے اور مر کر دکھایا کہ ہر ایک کیواسطے آخر مرنا ہے

اور اپنے واسطے ابتدا اور انتہے ظاہر کر کے یہ خبر دی کہ ہر ایک کے لئے ابتدا اور انتہی
ہے اور خود سواری اور ہتہیار رکہہ کر دکہا دیا کہ کسیکا کام ہر ایک سواری اور ہتہیار
کے سوائے نہو سکے گا اور جورو بچے رکھکر یہہ اشارہ کیا کہ سبکے واسطے جورو بچے
اور عیال داری ضرور ہے اور اونے دیون سے بہاگ کر یہ سمجہا دیا کہ کوئی زبردست
زبردست اور کم زور کو اسکی تقصیر کی سزا دینی مین جلدی نکرے اور پرورش کئے ہوئے
کو اپنے ہاتھہ سے سزا نہ دیوے اور بعضے بد کام کر کے یہہ اشارہ کیا کہ کسینی بد کام سے
بچنا ممکن نہین ہے کسی سے بدی صادر ہونے پر ہراسا نہووے اور بعضے وقت غصہ
کر کے یہہ خبر دی کہ ہر کوئی مخوف ہو بد کام ہونسے نہ لگا رہے اور سب گناہ معاف ہونے
کا بھروسا نہ رکہے بلکہ غصہ کرے تو عذاب بھی لوگو نپر کرے غرض وہی ایشور ذات
خدا ہے اور تم لوگ جو اسکو عیب دار اور ناقص خیال کرتے ہو صرف تمہارا خام خیال ہے
اور تکلیف محال ہے مسلمان کہنے لگا کہ واہ کیا خوب بیل تو نہین کودتا گون ہے کودتی
ہے مثل مشہور ہے کہ بیل نہ کودا کودے کون ❊ یہہ تماشا دیکہے کون سچ یہہ
ہے کہ تمہارا ایشور خدا تو نہین پر تم لوگون نے اوسے بزور اپنا خدا بنا یا ہے
اور ایسی نا معقول تاویلونسے اسکی عیب پوشی کرتے ہو مگر یہ کس کی عقل ہو گی
کہ دوسرونکو دکہانے کیلئے خود ایسے کام کرے کہ ہمیشہ کی بدنامی اُٹھے اور خدائی
اوسکی باطل ہونے پر دلیل ہو اور ایسی کسکی سمجہہ ہو گی کہ نادان کو اپنا خدا سمجہے مگر تمہارا
ہی ایشور تمہارا ہی خدا جب سے ہوا ہو گا کہ اسنے اس حجام کی جورو دلالہ کی سی عقل
اور ہوشیاری پیدا کی ہو گی یعنے جیسا کہ اس حجام کی جورو نے کسی سپاہی کی عورت
کو بدراہ کر کے ایک روز اس سپاہی کے گہر جا کر اسکی خفگی کے وقت اسکی جورو باندہ
رکہی ہوئی کو چہوڑ کر اسکے یار کے پاس بہیجی اور سپاہی کو دکہانے کے لئے اسکی جگہہ اپنے
کو باندہ لیا اور آخر کار اپنی ناک اوسی سپاہی کے ہاتھہ کٹوا کر ساری عمر کی بدنامی

اوٹہا لی ہندو کہنے لگا بہلا ایشور اگر خدا نہین ہے تو پہر ہماری کتاب آسمانی بید شاستر جو برہمہ کی معرفت سے ہمین پہونچی ہے اور اسکی ٹیکا جو رشیون نے بنائی ہین اسمین ایشور کی خدائی اور اسکی تعریف و توصیف کس لئے کی مسلمان انکا جواب تمہارے مذہب کے اکثر شاستروں اور پوتہیون سے معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگون کا اعتقاد کلی برہمہ کے کہے ہوئے بید پر ہے اور اسی بید کو تم لوگ کتاب آسمانی سمجھتے ہو جیسا کہ بڑوتی پوتھی مین لکہا ہے کہ اس جہان مین پہلے سب طرف پانی ہی تہا سوائے اسکے کوئی مخلوق موجود نہین تھی مگر وشنو یعنی نارائن انگلی برابر قد سے بڑ کے ایک پتے پر سو رہا تھا خالق مطلق نے اوسکی ناف سے ایک کنول کا پھول نمود کیا اسمین سے برہمہ چار مکہی چار سر چار منہ سمیت آدمی کی شکل پر ظاہر ہوا اور بواسطے اسیکے سب مخلوقات پیدا ہونے لگی اور آسمانی بید اسیکی زبانی سنا گیا کہ آج روز تک اسپر ہندؤن کا عمل جاری ہے اور وہی بید ہندؤنکے دہرم کی بنیاد ہے اور شاستر اور پوتہیون اصل انہی پس یہہ تمہارا اور پوتہیونکا مین لکہنا صرف بناوٹ اور گمراہی ہے کیونکہ برہمہ اصل مین دیو ذات اور آدمیونکا دشمن ابلیس کے بہائی کا پوتا اسنے ابلیس کا مطلب پورا کرنیکے لئے آدمی کیصورت پر آکر لوگونکو ضلالت اور گمراہی سکہانے کے مضامین باندھکر چند کلمے توحید آمیز کہا اور لوگونکو تعلیم باطل اور شرک کفر مین ڈالنے والی باتین سکہا دین آخر الامر لوگ اوسیکو کتاب آسمانی سمجھ کر اسپر عمل کرنے اور اسی سے اخذ کرکے دوسری پوتہیان بنانے لگے چنانچہ اسی بید سے لیکر منو تی ایک پوتہی بنائی اور اسکا نام انیقند رکہا اور اسمین خدا کی وحدانیت کا بیان اور اسکی معرفت کا طریقہ تفصیل وار لکہا ہے بعد اوسکے اس منو کے بیٹے پوتے جو پنڈت ہوئے انھون نے بھی کھٹ شاستر یعنی چھے شاستر اسی بید سے اخذ کرکے بنائے اور انمین معبود مطلق کی ماہیت اور اس کی شناخت کی دلیلین بہت سی لکہی ہین سن بعد او مخفین شاسترون

سے اکثر مباحثے اور مناقشے کے بعد روے ہر ایک نے اپنی دانائی اور طبع رسائی کے بقدر پیدا کیئے اور ان چھہ شاستروں میں سے پہلا نیا شاستر کہ مصنف اوسکا گوتم نیا ایک ہے اسکے مضمونکا حاصل یہ ہے کہ کاریج کارن کرتا یعنے بغیر از فعل اور سبب اور فاعل کے کوئی چیز موجود نہیں ہوتی اس لئے فاعل حقیقی بی جہت کوئی نہین فعل کرتا اور وہ مختار ہے بندے کی کچھہ طاقت نہین کہ دم مار سکے یا اول واوسط وآخر مین دخل دے جیسا کمہار مٹی کے وسیلے سے ہانڈی اپنی مرضی کے موافق بناتا ہے اور جس کام مین چاہتا ہے برتتا ہے پر ان دونونکی مجال نہین کہ کہہ سکے ایسے بنا اور ایسے بنایا یون کر اور یا یون نکر پس اسطرح مخلوق اپنی خلقت مین خالق کے ارادے کے آگے بے مقدور مجبور ہے دوسرا ویشیشک شاستر کہ بنانے والا اس کا سوامی کنٹراو ہے اس شاستر کا حاصل مضمون یہ ہے کہ ہر ایک کام کا مدار وقت پر ہے اور جو کام غیر وقت کیا جائیگا اسمین سوائے حسرت اور ندامت کے کچھہ ہاتھہ نہ آوے گا چنانچہ اگر کوئی بے موسم بو وے تو بیج بہی کہووے برسات برسے یا نہ برسے کھیتی مین ایک دانہ بھی نہ اُگے اور سوائے ندامت کے دوسرا پھل نہ ملے پس جو کچھہ ہے سو زمانہ ہے اور اسیکی پرستش کیا چاہیئے کہ بدون اسکے تاثیر فعل کی محال ہے اور معدوم کا موجود ہونا مشکل تیسرا سانگہہ شاستر کہ جمع کرنے والا اسکا سوامی کپل ہے اسمین حق و باطل کرنے کا طور لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جو چیز چہپر لنے ہیولنے دیکھنے مین آوے وہ آناتمان اور فانی ہے اور جو ایسی نہو سو آتمان اور باقی ہے غرض جسم کو فنا ہے اور روحکو بقا پس آدمی اتنی کچھہ سعی کرے کہ آناتمان سے آتمان کو جب چاہئے جدا کردے اور پرم اتمان یعنے بسیط محض سے جا ملے چوتھا پاتانجل شاستر اور اسکا جمع کرنے والا اننت ہے اسمین حبس دم کا طریقہ لکھا ہوا ہے اور اسکا مشق کرنے والا ہر ایک کے

دل کا بہید بول سکتا ہے اور جسم اسکا ایسا سبک ہوجاتا ہے کہ جسوقت چاہے
ہوا پر اوڑے یا پانی پر چلے پانچوان بیدانت شاستر کہ لکہنے والا اسکا واس دیو ہے
اور جاننے والا اسکا صاحب توحید ہوتا ہے اور وحدت اوسکی آنکہونمین ایسی سماتی
ہے کہ دوئی مطلق اوسکی نظر سے نکلجاتی ہے اور کثرت کو وحدت اور وحدت کو
یقینی جانتا ہے عقیدہ اوسکا یہ ہے کہ ہر چند کائنات اس سے ہے پر جو کچہہ
ہے سو وہی ہے غرض جو مٹی کو کوزہ سے اور نہر کو پانی سے اور چمک کو سورج سے
نسبت ہے سو وہی موجودات کو اوسکی ذات سے نسبت ہے چہٹا میمانسا شاستر
کہ بنانے والا اوسکا سوامی جیمن ہے اوسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو ہے سو عمل ہے
سوائے اسکے کچہہ نہین جیسا کہیت والا اگر بن جوتے بو ویگا تو کہیت سے کچہہ نہ
پاوے گا جسنے بویا اوسنے اوٹہایا اور مفلسی دولت نیکی بدی بہشت دوزخ سب
نتیجہ عمل کا ہے اور سوا ان چہہ شاستر کے دہرم شاستر وہ برمہ کے فرزندون
نے بید سے نکالا اسمین کام کاج کسب چلن برہمن چہتری اور بیس سودر وغیرہ کی
وہی بنیاد ہے اور چار آسرم یعنے چار طریقے ایک برمہ دوسرا چج گرہست تیسرا
بان برست چوتہا سنیاس وغیرہ ریاضتین عبادتین اور خیر خیرات اور دان پُن
برت جس وضع سے کہ چاہیے اسمین مذکور ہے اور گناہ کا کفارہ اور لغزشونکا
چارہ اور انواع اقسام کے جہگڑے اور قضیونکا فیصلہ اور عدالت کا رویہ اسی سے
اخذ کیا جاتا ہے اور بعضے یون کہتے ہین کہ پہلے برمہ سے جو سنا گیا بید ہے
اور آج روز تک تین ہزار برس پر کچہہ زیادہ ہونگے اسوقت یہ شخص واس دیو
نامی ہوگیا اسنے وہ بید سب جمع کرکے اسکی چار کتابین بنائین اور ایک کا نام
سیام بید اور دوسرے کا نام رگ بید اور تیسرے کا نام ججر بید اور چوتہے کا نام
اتہربن بید رکہا من بعد گوتم مہا سونی ایک شخص ہوا اسنے اسکا ٹیکا یعنے تفسیر بنائی

اور نام اُسکا نیاہی شاستر رکہا اور منو پراشر وغیرہ اٹھارہ رشی نے اسی بید کی ٹیکا بنائی
نام دہرم شاستر رکہا اور سری کنت وغیرہ اٹھاسی رشی نے دو ٹیکا اس بید کی بنائین اور ایک کا
نام مینتیشک ساستر اور دوسریکا نام بیمانسا ساستر رکہا بشیشٹ وغیرہ اٹھاسی شخص ملکر
اس بید کی ٹیکا بنائی اور نام اسکا سانکہہ شاستر رکہا اور ان چہے کے سوائے بیاکرن شاستر
کہ جسکی شرح پتن جلی نے کہ بعضے اسے شیش دیو اور بعضے شش کا اوتار کہتے ہین بنائی
اور دویت بیدانت شاستر مدہو اچاری نے بنایا اور آج تک کھڑے ٹیکے والے
اور مدرا والے اسی پر عمل کرتے ہین اور وشنو کی پوجا کر کے اپنے کو وشنو کہلاتے ہین اور
دویت بیدانت شاستر شنکر اچاری نے بنایا ہے اور آڑے ٹیکے والے آج تک اسی
پر عمل کر کے شیو کی پوجا کرتے ہین اور اپنے کو شیو اور سمارت کہلاتے ہین اور بعضے ان
دونون شاستر پر عمل کر کے وشنو اور شیو دونو نکی پوجا کرتے ہین اور اپنے کو بہاگوت
کہلاتے ہین اور ماسوا ان شاسترونکے ہر کسی نے اپنی عقل کو دخل دیکے انہین شاسترونسے
بہت سی پوتہیان بنائی ہین چنانچہ پنکہات جو مختصر چار بید کی ہے اور مہابہارت کہ لا
شلوک اور بارہ باب ہین اور سمرت اور چو پران جو داس دیو کی تصنیف ہین اور بہاگرت
کہ جسمین سنو سنیکرت الفاظ کے معنے لکہی ہے اور مہابہاگوت اور ہیراجمن اور رانند تلسی اور
لگادتی اور برماوتی اور رام داس اور اٹھارا پران یعنے علم تواریخ کہ جس سے نفوس قدسیہ
کا احوال اور عالم ملکوت کی کیفیت اور خلقت پیدا ہونگی کیفیت اور قیامت صغرے
وکبرے کی حقیقت اور راجاون کے فسانے اور پتنیونکے قصے وغیرہ اسی سے
دریافت مین آتے ہین اور کرم بپاک پوتہی کہ جس سے آزار ہونیکا سبب اور پہلے جنم
مین کیا کام کیا تہا کہ جسکے سبب آزار دوسرے جنم مین پیدا ہوا ہے معلوم کرنیکا طریقہ
ہاتھہ آتا ہے اور لیلاوتی کہ جس سے مشکل حساب اور سخت عقدے ہندسے کے دریافت
مین آتے ہین علے ہذا القیاس تمہارے مذہب کی دوسری بہی پوتھیان ہین پر یہ تو

فرمائی کہ ان شاستروں اور پوتہیونکا اصل جو بید ہے اسکا سچ ہونا کہاں سے ثابت ہوا اگر ہمارے قرآن کے جیسا خدا کیطرف سے بہیجا ہوا ہوتا تو البتہ اسمین توحید کے ساتھ شرک وکفر ملا ہوا نہوتا سچ تو یہ ہے کہ برہمہ جو اصل مین دیوذات آدمیون کا دشمن تھا اسنے اپنے ذات ہائی شیطانکا مطلب پورا کرنیکے لئے آدمی کیصورت پر آکر ضلالت اور گمراہی لوگون کو ایک طور سے سکہاکر بیدین کر دیا ہے اور لوگ ناجانکر اوسکے سکہائے ہوئے بید کو کتاب آسمانی اور تعلیم ربانی سمجھتے ہین بھلا اگر اسی برہمہ کا کہا ہوا بید کتاب آسمانی ہے اور وہ برہمہ بید کا کہنے والا تمہارے نزدیک معتبر اور سچ کہنے والا ہے تو پہر اوسکے چار سر چار منہ سے ایک سر اور ایک منہ کہاں گیا جو تم لوگ اسکی تصویر اپنے دیولون مین تین سر اور تین منہ کے ساتھ بناتے ہو ہندو کہنے لگا تمنے ہمارے ساستر کی اصل و فرع کا بیان کیا سو برابر ہے مگر برہمہ کا ایک سر اور ایک منہ جانیکا سبب جو پوچہتے ہو سو اسکا سبب یہ ہے کہ اسنے ایک روز الیشور کے ساتھ خلاف واقعہ ایک بات کہی تھی چنانچہ اوسکا قصہ یون ہے کہ ایک روز برہمہ اور وشنو دونون آپسمین ایک دوسرے پر فوقیت کا دعوے کرتے تھے برہما کہتا تھا مین بڑا ہون اور وشنو کہتا تھا مین بڑا ہون الیشور نے یہ مباحثہ دونونکا سنکر کہنے لگا کہ تم مین سے جو کوئی میرا انت پاوے اور میری نہایت دریافت کرے وہ بڑا ہے دونون یہ سنتے ہی الیشور کی ناف کی راہ سے داخل ہو کر وشنو پاؤنکی طرف چلا اور برہمہ سر کیطرف وشنو تو پاؤنکی طرف سے نکل آیا اور الیشور کے بدنکی آتش سے کالا ہوا اور کالا کرشن کہلانے لگا اور برہمہ جو سر کیطرف جاتا تھا اثنا سے راہ مین اسکی ملاقات کیوڑے ہوئی کیوڑے نے برہمہ سے برہمہ سے پوچھا کہ اے برہمہ تو کہان جاتا ہے برہمہ نے کہا مین الیشور کی انتہی دیکہتا ہون کیوڑہ بولا اوپر تو الیشور کے سر کی تاریکی ہے اس لئے اوپر جانا ضرور نہین تو مجہے اپنے ساتھ الیشور کے

سامنے لیچل اور کہہ تیری انہتی مین نے دیکھی اور تیرے سر مین یہ کیوڑہ تھا سو نشانی
لایا ہون برتہ نے ویسا ہی کیا ایشور جو اس بات سے آگاہ تھا برتہ کے اس جہوٹھہ کہنے
پر غصہ ہوا اور اسکا ایک سر اور ایک منہ اوسکے تن سے جدا کیا آخر برہمہ کو تین سر اور
تین منہ رہے مسلمان کہنے لگا کیا خوب مثل ہے جسکا منہ اوسکی جوتی بہلا کہو تو برتہ
جب جہوٹھہ بولنے والا تھا تو پھر تم لوگ اوسکے کہے ہوئے بید کو کہ جسمین ہزارون
باتین عقل سلیم کے برخلاف ہین کیسا سچ سمجہتے ہو اور اسپر اپنا اعتماد کلی رکہتے ہو تمہاری
معتبر پوتہیون سے معلوم ہوتا ہے کہ برتہ کا منہ اور سر فقط اسکے جہوٹھہ کہنے پر نہین
گیا بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ ایک مرتبہ پاربتی سے زنا کیا تھا اس لئے ایشور نے اسکا
ایک منہ اور ایک سر نکال دیا قصہ اسکا برماتی مین یون لکہا ہے کہ ایک روز ایشور نے
ناچکر دوسرے دیوتونکو دکہانے کا ارادہ کر کے ناچ کی مجلس تیار اور کتنے دیوا اور دیویان
کو بلوایا تب ایشور کی دعوت قبول کر کے چند دیو چنانچہ ناراین اور برتہ اور مہکال
اور اگیا بیتال اور نارسنگ اور بنانگہ وغیرہ اور کتنی دیویان چنانچہ پاربتی اور چنڈ کا
کالکا اور تارا اور تبرا اور کوکلا اور لچہمی اور سرسوتی وغیرہ جملہ جو سٹھہ دیوا اور دیویان
اپنے کو آراستہ کر کے حاضر ہوئے تھے جب ایشور ناچنے لگا اور مجلس خوشی کی گرم ہوئی
تب برہمہ جو اصل مین خوبصورت تھا اور اپنے کو آراستہ بھی کیا تھا پاربتی اسپر عاشق ہوئی
اور اسکی بھی نظر پاربتی پر گرم ہوئی اور وہین ایک گوشے مین دونون آپسمین ہم صحبت
ہوئے جب ایشور نے یہ راز معلوم کیا تب غصہ ہو کر برہمہ کا ایک سر اور ایک منہ برتہ کے
تن سے جدا کیا آخر برتہ کو تین سر اور تین منہ رہے غرض تمہارا برتہ جہوٹھا تھا جیسا تمہین
اس بات کا اقرار کرتے ہو یا زانی تھا جیسا کہ برماوتی پوتھی سے ثابت ہے پھر عجب ہے
کہ تم لوگ ایسے زانی یا جہوٹھے کے کہے ہوئے بید پر اعتماد کرتے ہو اور لوگون پھر اپنے
کو دانا کہلاتے ہو خیر اب دوسرے مرتبہ یہہ ہرگز نہ کہو کہ جیسی مسلمانونکی کتاب قرآن ہے

ویسی ہندؤنکی کتاب بید ہے کیونکہ ہماری کتاب قرآن خداکیطرف سے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کہ سچے اور صادق تھے انکے وسیلے سے ہمکو پہونچی ہے اور اسمین خداکی توحید اور اسکی عبادت کا بیان ہے اور شرک وکفر کی مذمت اور تمہارا بید شاستر ابلیس کیطرف سے جھوٹے یا زانی برہمہ معرفت تمکو پہونچا ہے اسمین سراسر شرک وکفر کی باتین اور بدمذہبی توحید کے ساتھہ ملادی ہے ہندو بولا ہمارا برہمہ ایک مرتبہ جھوٹھہ بولا اس لئے تم اسکو عیب دار سمجھکر اسکی زبانی سنے ہوئے بید کو باطل جانتے ہو تو پھر تمہارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بڑہیا کو کہا تھا کہ بڑہیا بہشت مین نجاوے گی اور وہی کہتے ہین کہ جسنے ایمان لایا اور نیک عمل کیا وہ بہشت مین گیا بوڑہا ہو یا جوان مسلمانکا جواب ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سچے اور صادق اور جھوٹھہ وغیرہ بد باتونسے اور بدکامون سے پاک اور معصوم تھے اور وہ سچے یہانتک مشہور تھے کہ اسوقت کے کفار جوانکے دشمن تھے وے بھی اونکو صادق کہتے تھے اور انھون نے جو اس بڑہیا کو کہا ہوگا اوسکا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز مومن مسلمان مرد اور عورت جب بہشت مین جاوینگے تب مرد تیس برسکی عمر کے جوان اور عورتین سولہ برسکے شباب مین ہوکر بہشت مین جاوینگے کوئی بہشتی بوڑہا یا بوڑہی نہ رہے گی ہندو بولا یہ ہو تو ہو پر بعد بڑہاپے کے پھر جوان ہونا محال ہے اور آجتک کوئی اسبات کا مقر نہوا بلکہ سب کے سب اسباتکو ممکن نہین جانتے مسلمانکا جواب خدا وحدہ لاشریک قادر مطلق ہے اسنے انسان وغیرہ کو اپنی قدرت کاملہ سے ایک قطرے پانی سے وجود مین لایا اور بچے سے جوان اور جوان سے بوڑہا بنایا تب کیا وہ بوڑہے کو جوان نکر سکے گا بھلا اگر اسبات کو محال سمجھتے ہو تو پھر پاربتی بعد بڑہاپیکے کیسے جوان ہوئی اور وہ بات تم نے اپنے شاستر اور پوتھیو نمین کیسی لکھی چنانچہ اسکا قصہ انند تلسی پوتھی مین لکھا ہے

ایشور کی جورو پاربتی جو ہزارون برس ایشور کے پاس تھی جب جوانی اوسکی گئی بوڑہاپا آیا
تب ایشور نے اسکو ناپسند کرکے گہر سے ناامید نکال دیا پاربتی لاچار شکستہ دل اور پریشان
خاطر بہزار ناامیدی جا دریا کے کنارے بیٹھی اور اپنے جوانیکے عیش کو یاد کرکے حسرت سے
زار زار روتی تھی اتفاقاً ایک شخص دریا کا رہنے والا نام اوسکا متیا کمانا ک تھا دریا سے باہر آیا
اور اس بڑہیا پاربتی کو روتے زاری کرتے دیکہکر پوچھنے لگا کہ تو کون ہے اور کیون روتی
ہے پاربتی نے کہا مین پاربتی ایشور کی جورو ہون مین اب بوڑہی ہوئی اسلئے میرے
خاوند نے مجکو ناپسند کرکے گھر سے نکال دیا اور پراگندہ حال کیا ہے متیا کمانا ک نے پاربتی
کی بیکسی پر رحم کرکے کہنے لگا کہ اے پاربتی کچہہ فکر نہ کر اور یہان بیٹھی رہ مین تیری لئے
کچہہ دوا لاتا ہون کہ اسکے کہانے سے خداے واحد پھر تجکو نوجوان بنا دے پاربتی نے
کہا اگر ایسا ہو تو عین احسان ہے غرض متیا کمانا ک گیا اور تھوڑے عرصے مین کچہہ بوٹی لا
پاربتی کو دی پاربتی نے وہ بوٹی کہانا ہے تھا کہ قادر مطلق نے پھر اسے نوجوان اور
خوبصورت بنا دیا اور وہ خوشی اور خرمی سے ایشور کے پاس گئی جب ایشور نے پاربتی
کو جوان دیکہا متعجب اور حیران ہوکر پوچھنے لگا کہ ای پاربتی یہ کیا ہے اور تیری جوانی پھر
کیسی آئی پاربتی نے کہا خدا میرا قادر مطلق ہے اوسنے اپنے محض کرم و فضل پھر مجھے جوان
بنایا اور یہہ کچہہ حسن و جمال و جوانی بالکمال عطا کی یہ کہکر متیا کمانا ک نے دوا لا دینے اور دوا
کہا کر جوان بننے کا قصہ سب بیان کیا اور دونون اسمین خوش ہوکر خدا کا شکر کرنے لگے
انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ ایک ادنی دوا مین خدا نے یہہ کچہہ تاثیر رکہی ہے کہ اسکے باعث
پاربتی بڑہیا پھر جوان ہوئی تو وہ خود ایسی بڑی قدرت والا البتہ بوڑہے کو جوان بنا
سکے حاصل کلام ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم افضل المرسلین اور خاتم النبیین اور سچے
اور صادق الامین تھے اونہون نے جو کچہہ کہ کہا ہے سو سب سچا ہے اور سوای حق پرستی
اور وحدانیت الہی کے کچہہ انھون نے بیجا اور عقل سلیم کے خلاف سکہایا نہین اور تمہارا

برہمہ ابلیس کا بھیجا دیوذات آدمیونکا دشمن جھوٹھا اور بدکار اور زانی تھا اس نے جو کچھ ہوگا
یا سکھایا ہوگا سو سب جھوٹھ اور باطل ہے اسکے سوای بت پرستی اور کفر و شرک کے دوسرا
کچھ یہ سکھایا نہین اگرچہ اسکا کلام ظاہر مین خدا کی وحدانیت آمیز اور وحدۃ الوجود سے بھرا ہوا
ہے پر فی الحقیقت کفر و شرک مین ڈالنے والا ہے اور اسیکے باعث تم لوگ شرک و کفر
مین گمراہ ہوکر حق پرستی چھوڑ کر بت پرستی مین خراب ہو رہے ہو ہندو لاجواب ہوکے کہنے
لگا ہم ہندو لوگونکو تم لوگ جو بت پرست کہتے ہو سو ناحق ہمپر تہمت ہے کیونکہ حقیقت
مین ہم بتونکو خدا سمجھکر انکی پوجا کرتے ہین نہین بلکہ خالص خدا کی بندگی کرتے ہین مگر خاص
خدا پر چیت لگنے کیلئے ایک پتلہ بناکر اپنے سامنے رکھتے ہین مسلمانکا جواب
تم جو کہتے ہو کہ ہم خالص خدا کی بندگی کرتے ہین سو سب جھوٹھ اور بناوٹ ہے کیونکہ
تمہارے لوگ جب کسی دیو کے نام کا پتلہ وقت پوجا کے روبرو رکھتے ہین اوسی
دیو کو اپنا خدا سمجھتے ہین اور نفع ضرر اپنا اور حاجت روائی سب اسیکے ہاتھ جانتے
ہین اور یہ طریقہ بت پرستی کا قدیم سے ابلیس کی تعلیم سے تم لوگونمین جاری ہوا ہے
کیفیت اسکی یہ ہے کہ جب خدا تعالے نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام و کمال تعظیم بزرگی
اونکو بخشکر تاج کرامت اور گنج معرفت انکو عطا فرمایا اور تخت شاہی پر انہین بٹھلا کر سب
فرشتونکے ہاتھ انہین سجدہ اور سلام کروایا تب بموجب حکم آلہی کے سب فرشتون نے
انکے روبرو سجدہ اور سلام کیا پر ابلیس جو فرشتونمین رہتا تھا اور علم توحید اونکو سکھاتا
تھا یہ حکم خدا کا سنکر کہنے لگا کہ آگ کا بنا ہوا مٹی کے بنے ہوئے کو کیا سلام کریگا پس مین
آگ سے بنا ہون اور یہ مٹی سے مین انکو ہرگز سلام نہ کرونگا غرض اسنے آدم علیہ السلام
کو سلام نکیا خدا تعالی نے اسکی پیشانی پر لعنت کا داغ دیکر دربار رحمت سے لعنت
کے جنگل مین نکالدیا ابلیس نے اسیکے باعث غصہ اور آتشناک ہوکر آدم علیہ السلام سے
اور انکی اولاد سے سخت عداوت رکھی اور یہی چاہا کہ ان سب کے ہاتھ اپنے اور اپنی اولاد

کو سجدہ کروا کر مین انکے باعث مطلق رحمت خدا سے دور ہوا ہون اور لعنتی بنا ہون ویسا
انکو بھی کافر اور مشرک بنا کر مطلق رحمت آلہی سے دور کرون اور لعنتی بنا کر اپنے ساتھہ دوزخ
مین لیجاؤن آخر الامر وہ ابلیس اسی بات کے پے مین ہمیشہ رہنے لگا پر آدم علیہ السلام کو خدا
نے پیغمبری دی تھی وہان کچہہ ابلیس کا علاج نہ چلا پھر آدم علیہ السلام کے بعد انکے بیٹے شیث
علیہ السلام پیغمبر ہوئے اور سب کو دین اسلام سے خبردار کرتے رہے انکے بعد انکے
بیٹے آنوش رہے اُنھون نے بھی دین اسلام سنبھالا انکے پیچھے انکے بیٹے قسینان ہوئے
وہ بھی لوگون کو اسلام کی آگاہی ہمیشہ دیتے رہے بعد اونکے اِنکے بیٹے مہلائیل کو پیغمبری
ہوئی انکی حیاتی تک بھی ابلیس کا کچہہ علاج نہ چلا اور سب لوگ دین اسلام پر دائم قائم رہے
جب اونہون نے رحلت کی اور دنیا سے گئے تب ابلیس نے وقت فرصت کا پاکر لوگونکو
شرک اور کفر اور بت پرستی سکہانا شروع کردیا اسطرح سے کہ وہ مہلائیل اصل مین خوبصورت
اور صاحب جمال اس مرتبے کے تھے کہ انکے چہرہ مبارک کی چمک کوئی نہین دیکہہ سکتا
تھا اور اسی لئے وہ ہمیشہ اپنے چہرے پر نقاب رکہتے تھے اور لوگ اونکا ہونا مبارک
جانکر دور دور سے آکر انکی زیارت کیا کرتے اور انکے خدمت مین تحفے نذرانے لایا
کرتے جب وہ وفات پائے تب اونکی اولاد اور اقربا پر اسقدر غم والم ہوا کہ ہرگز نہین
تاب و صبر رہا شیطان نے اپنی مطلب کا وقت جانکر آدمی کی صورت پر آیا اور انکی اولاد
و اقربا کو کہنے لگا جلد ایک تدبیر کرو کہ اوسکے باعث تمہارا دل تسکین پاوے اور
تمہارے خاندان سے دولت و حشمت نجاوے بلکہ لوگ جو مہلائیل کی حیاتی مین جیسے
تحفے نذرانے لایا کرتے تھے ویسے اب بھی لایا کرین ان بیچارون نے یہ ابلیس ہے
نہ جانکر اور فریب اسکے نہ واقف ہو کر اوس سے پوچھا کہ وہ تدبیر کیا ہے ابلیس نے
کہا جلد ایک پتلہ مہلائیل کی صورت کا بنا کر انکے تخت پر بٹھلا دو اور اسکے چہرے پر بھی
نقاب رکھکر جیسی اونکی ادب و تعظیم کرتے تھے ویسی ہی اس پتلے کی تعظیم اور ادب

کیا کروتا لوگ بھی دور دور سے آنیوالے مہلائیل کیصورت کو مہلائیل کی جگہہ سمجھکر
اوسکی زیارت کیا کرینگے اور ہدیئے اور تحفے لانا جاری رکھینگے اور تمہارے خاندان
کی دولت و ریاست ہمیشہ قائم رہے گی انھون نے ابلیس کی یہ تدبیر صواب و درست
جانکر مہلائیل کے جیسا ایک پتلا بناکر تخت پر نقاب ڈالا ہوا رکھا اور ادب و تعظیم اسکی
مہلائیل کی کرنے لگے اور تحفے اور نذرانے بھی آنا جاری ہوا اور انکی دولت و حشمت
روز بروز بڑہنے لگی جب اسبات پر مدت گذری اور اونکی اولاد کی اولاد بعلم رہے تب
ابلیس بار بار آکر لوگونکو سمجھانے لگا کہ تمہارا باپ دادا مہلائیل روحکی خوشنودی کے
لیئے اس پتلے کی پرستش کرتے تھے تم بھی کیا کروتا تمہارے باپ دادا کی روح تمسے خوش
رہے انھون نے ویسا ہی کرنا شروع کیا یعنے اس پتلے کو اپنا خدا سمجھکر اسکی پرستش کرنے
لگے غرض بت پرستی آشکار ہوکر دین اسلام روز بروز نقصان پذیر ہوتے چلا پھر
خدائیتعالے نے اونھونمین سے ادریس علیہ السلام کو پیغمبری دی انھون نے ان
لوگونکو دین اسلام بتلاکر بت پرستی کی جڑ کاٹنی شروع کی جب وہ یکایک تشریف فرما
ہوئے ور جیتے جی داخل بہشت مین ہوئے تب اونکے بھی اقربا اور دوست و محب نہایت
غم و ماتم کرنے لگے ابلیس انکے نزدیک آکر کہنے لگا تم ادریس کے فراق مین کیون روتے
ہو اور اتنا ماتم اور زاری کس لیئے کرتے ہو مین ایک پتلا ادریسؑ کے جیسا تمکو بنا دیتا ہون
تم اسے دیکھکر ادریس کی جگہہ سمجھکر ادریس کے جیسے اس پتلے کی تعظیم اور تکریم کیا کروتا
تمہارا دل تسکین پاوے اونھون نے ویسا ہی کیا جب اسبات پر ایک مدت گذری
تب ابلیس لوگونکو سمجھانے لگا کہ یہی تمہارا خدا ہے اور تمہارے باپ دادا ایسے ہی
پتلونکی پوجا کرتے تھے اور اپنی مراد نفع ضرر انہین سے مانگتے غرض دوسرے مرتبہ بت
پرستی لوگونمین شروع ہوکر شیطانکی تعلیم مشرق سے مغرب تک ہوتی چلی یہانتک کہ اکثر
لوگ مشرک و بت پرست ہوئے خدائیتعالے نے نوح علیہ السلام کو پیغمبری دی اُنھون

نے لوگونکو کچھ کم ہزار برس اسلام کی دعوت کی چند آدمی مسلمان ہوئے اور باقی سب کے
سب شرک و کفر مین رہکر نوح علیہ السلام کو ایذا دینی شروع کی خدائے واحد نے طوفان
بہیجکر اونکو دریا مین غرق کیا اور کوئی کافر زمین پر نرکہا پھر مدت کے بعد نوح علیہ السلام
کی اولاد مین آدمیونکی خلقت روز بروز زیادہ ہونے لگی جابجا گانون اور شہر آباد ہونے
لگے پر بعد نوح علیہ السلام کے کوئی پیغمبر نرہا اور چار چار پانچ پانچ سو برس تک کوئی ہیبت نظر نہ
آنے کے باعث وے مغرور بیخوف ہوتے چلے تب ابلیس نے وقت مطلب کا دیکھکر انکے
پاس آکر کہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو اور کسے اپنا حاجت روا اور مالک سمجھتے ہو لوگون نے
کہا ہم کچھ جانتے نہین کہ کسکی پرستش کرین اور کسے اپنا خدا سمجھین ابلیس کہنے لگا تمہارے
باپ دادا جنکی پرستش کرتے تھے سو مجھے معلوم ہین چلو مین دکھا دیتا ہون غرض ابلیس کے
ساتھ لوگ گئے ابلیس نے انکو پانچ پتلے بتلا دئے بعضے سونے کے اور بعضے روپے کے
اور ایک کا نام وَدّ اور دوسرے کا نام سواع اور تیسرے کا نام یغوث اور چوتھے کا نام
یعوق اور پانچوین کا نام نسر سکہلا دیا لوگ وے پانچ پتلے لاکر انکی پرستش کرنے لگے
اور انہین کو اپنا خدا سمجھنے لگے اور بت پرستی پھر تیسری بار شروع ہوئی بعدہ خدائے
واحد نے ہود علیہ السلام کو پیغمبری بخشی ہود علیہ السلام لوگونکو اسلام کیطرف بلانے لگے
چند آدمی مسلمان ہوئے اور باقی سب کے سب کفر و شرک پر رہے خدا تعالے نے اُن
سبکو یون سخت بلا سے ہلاک کیا اور کوئی کافر نرہا پھر دن بدن آدمیونکی آبادی زیادہ
ہونے لگی اور شہر اور قریات بسنے لگے پر کوئی پیغمبر نہو نیکے باعث لوگونمین علم نرہا
تب ابلیس آکر لوگونکو کہنے لگا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو لوگون نے کہا ہم خدا کی بندگی
کرتے ہین اور اسیکو معبود سمجھتے ہین ابلیس نے کہا تم خدا کو دیکھتے ہو لوگون نے کہا
نہین ابلیس نے کہا افسوس بن دیکھے معبود کی کیا پرستش کرتے ہو جاؤ اور پتھر کا پتلا بناؤ
اور اسکی پرستش کرو تا تمہارا دل اپنے معبود پر بخوبی لگے لوگون نے ویسا ہی کیا اور

بت پرستی بہیر جو تہے مرتب آشکار ہوئی غرض اسیطرح خدا تعالے پیغمبرونکو بہیجتا تھا اور
لوگونکو کفر و شرک سے منع کر کے اسلام دکہاتا تھا اور عرب و عجم کے ملک مین کبہی کفر اور
کبہی اسلام جاری رہتا تھا مگر ہند کے ملک کوئی پیغمبر نہو نیکے باعث شرک و کفر وہانکے
اکثر لوگونمین قایم ہوکر زیادہ ہوا اور بہت سے شرک و کفر مین رہے آجتک ویسا ہی چلا
آتا ہے اور تم جیسے عقل کے دشمن خاص خدا کی بندگی چہوڑ کر بت پرستی اور شرک و کفر کو بہتر
سمجہتے ہوا ور مسلمانونکے سامنے اسکا انکار کر کے کہتے ہو کہ ہم بت پرست نہین فقط
بت سامنے رکہکر خالص خدا کی بندگی کرتے ہین بہلا کہو تو ایسے پتلونسے تمہارا کیا کام
ہوتا ہے اور کونسی غرض نکلتی ہے ہم جانتے ہین کہ ان پتلون سے چکی بہتر ہے کہ اُس سے
پیسنے کی غرض نکلتی ہے اسبات پر کبیر نے کیا خوب ایک بیت کہی ہے بیت پتہر پوجت
ہر ملے تو ہم پوجین پہاڑ + اس سے بہلی چکیا کہ پیس کہائین سنسار + حاصل یہہ کہ تم لوگونکو
ابلیس خراب کرتا ہے اور یہہ بت پرستی تمہین سکہاتا ہے ہندو کہنے لگا اگر ابلیس نے یہ فریب
کیا اور لوگونکو شرک اور کفر و بت پرستی سکہایا ہوتا تو البتہ کسی شاستر اور پوتہیو نمین اُسکا کیفیت
لکہی جاتی مسلمانکا جواب سبکو معلوم ہے کہ چور اور فریبی اپنی چوری اور فریب اپنی
دفتر مین ہرگز بہ تفصیل نہین لکہتا اور لکہتا ہے تو کچہہ اور ہی نام سے اور دوسرا
مطلب بناکر لکہتا ہے تا وہ چوری اور فریب دوسرونپر ظاہر نہو اور اب کے شاستر اور
پوتہیونکا اصل جو بید ہے ابلیس کیطرف سے برہمہ کیمعرفت تمکو ملا ہے اسمین اگر یہہ کیفیت
ہوتی تو البتہ اسکا فریب لوگونپر ظاہر ہوتا اور اسکے مکر کے دام سے سب نکلجاتے اور
مطلب وسکا فوت ہوجاتا اور وہ ابلیس کہ جسنے فرشتونکی استادی کی ہے اسقدر
نادان اور کم عقل نہین ہے کہ اپنا فریب و مکر اپنے فریبکے دام مین یعنے تمہاری شاستر
اور پوتہیو نمین کہول دیوے اور لوگونمین اپنی بدنامی اور بے وقوفی ظاہر کرے
پر تمہاری بے عقلی ہے جو ایسا کہتے ہو ہندو لاچار ہوا اور بعد امل کے کہنے لگا

ہم لوگ وقت پوجا کے خدا پر دل لگنے کے لئے ایک تپلہ کے روبرو خدا کی بھگتی کرتے
ہین اسواسطے تم لوگ ہمپر طعنہ کرتے ہو اور ہمکو مشرک کافر و بت پرست کہتے ہو تو پھر تم لوگونکو
کیا کہا چاہیے جو تم کعبے کے روبرو نماز پڑھتے ہو شاید تم بھی کعبہ پرست ہو گئے اگر کعبہ پرست
ہو تو پھر خدا پرست نہ کہلاؤ اور خدا پرست کہلاؤ تو ہمکو بت پرست نہ کہو کیونکہ جیسے تم ویسے ہی
ہم جیسے تم پتھر کے بنے ہوئے کعبے کے روبرو نماز پڑھتے ہو ویسے ہی ہم بھی پتھر کے بنے
ہوئے پتلونکے روبرو پوجا کرتے ہین اور معبود حقیقی کو کہ خاص خدا ہے اپنے دلمین تصور
کرتے ہین **مسلمانونکا جواب** ہم لوگ اصل مین خدا پرست ہین کعبہ پرست نہین اور تم لوگ
بت پرست ہو خدا پرست نہین کیونکہ ہم لوگ جو کعبہ کیطرف رخ کرکے نماز پڑھتے ہین سو کچھ کعبہ
کو خدا سمجھکر سجدہ نہین کرتے بلکہ خدا واحد کی بندگی ایک ہی جہت کیطرف رخ کرکے کرتے
ہین برخلاف تمہارے کہ تم جس بت کو چاہتے ہو اپنا خدا سمجھکر اسیکی طرف رخ کرکے اسیکی
پرستش کرتے ہو اور ہم جیسونکے نزدیک تم لوگ جو بناوٹ سے کہتے ہو کہ خدا پر دل لگنے
کے لئے ایک پتلے کے روبرو خدا کی بھگتی کرتے ہین سو بالکلیہ جھوٹ ہے کیونکہ تم سب
ہندونکی ظاہر اور بدیہی چال اور تمہارے شاستر اور پوتھیونکا قیل و قال چنانچہ پنکھیات
پوتھی مین جو لکھا ہے سو اسی بات پر دلالت کرتا ہے اور اس سے یہی ثابت ہے کہ تم لوگ
اوسی دیو کو کہ جسکا پتلا ہے اپنا خدا سمجھتے ہو اور اسی پر دھیان لگنے کے لئے اسکا پتلا
روبرو رکھتے ہو **ہندو بولا** اگر تم خاص خدای واحد کی بندگی کرتے ہو تو خدای واحد کو کوئی
جہت نہین پھر کعبہ کیطرف رخ کرنا کہان سے مقرر کیا **مسلمانونکا جواب** خدائے واحد
کو البتہ کچھ جہت نہین ہے پر اسکی بندگی ہم سب پر لازم ہوئی تب ایک ہی خدا کی بندگی ایک
ہی رخ کیطرف ہونیکے لئے حکم ہوا کہ کعبے کے رخ کیطرف نماز پڑھو اور وہ کعبہ سب زمین کا
میانہ اور زمین کی ناف ہے اور اسکی طرف ہر طرف سے بلاشبہہ و بلاوقت سبکو رخ کرکے
خدای واحد کی بندگی کرنا نہایت سہل ہے اگر یہ میانہ زمین کی جہت نہ ٹھہرتی بلکہ دوسری

دوسری مشرق یا مغرب یا جنوب یا شمال جیسی کوئی جہت قرار پاتی تو اسکی طرف رخ
کرنا بعضونکے لئے مشکل ہوجاتا اور دوسرے کفار آفتاب پرست وغیرہ کیطرح ہماری بندگی
کی جہت مقرر ہونیکا شبہ آجاتا غرض ہمارا خدا ایک ہی تو اسکی عبادت بھی ایک ہی جہت کیطرف
ہوتی ہے اور تم لوگونکے خدا بہت سے ہین اور ان سبکے لئے جہت ہین اسلئے انکی پوجا بھی
ہر طرف رخ کر کے ہوتی ہے ہندو کہنے لگا خدا کی عبادت اور بندگی کے لئے اگرچہ آسانی
اور ایک جہتی کعبے کیطرف رخ کرنے مین ہے پر ہم لوگ جانتے ہین کہ ذات خدا کی سب
گھٹ مین ہے اسلئے جدہر ہم رخ کرتے ہین تب اسکی ذات کیطرف رخ ہوتا ہی اور جسکے
روبرو بندگی کرتے ہین تو اسی خدا واحد کی بندگی ہوتی ہی اگر ایسا نہوتا تو البتہ بتون کا
بٹھلانا اور اسکے روبرو کھڑا اپنے معبود کی پوجا کرنا آجتک چلا آتا اور بڑی دلیل اس بات
پر یہہ ہے کہ جب کوئی حاجتمند اس پتلے کے پاس جاتا ہے اور اسمین اپنا خدا تصور کر کے
اس بت کو پکارتا ہے تو ترت اوسکی مراد اور حاجت بر آتی ہے مسلمانکا جواب
تم گمان کرتے ہو خدا سب گھٹ مین ہے اس گمان پر تم لوگ بت پرست ہو گئے ہو تو پھر
پتلے سے کیا کام تمہارے گمانکے موافق تمہارے گھٹ مین بھی خدا ہوگا اور اسکی پوجا کرنا
بس ہے پر یقین جانو کہ یہ گمان تمہارا مطلق جھوٹ اور باطل ہے کیونکہ وہ خدای واحد
اس قہر وجلال کے ساتھ ایسا نہین ہے کہ کسی مین اتر جاوے اور کسی آدمی یا دیو کا
پری یا جانور یا پتھر وغیرہ کی اتنی تاب وطاقت نہین کہ اسے سما سکے اور دیو لوگ
ہر کسی چیز مین سرایت کرتے ہین اور اسمین جا سکتے ہین پس تمہاری بنائے پتلونمین
یا انکے پوجاریونمین جو ہوتا ہوگا سو دیو ہے خدا نہین اور اس پتلے کے پاس جا کر
جو اپنی مراد اور حاجت ترت پاتا ہی سو اسکی حقیقت یہہ ہے کہ اس پتلے مین اتنی قدرت
نہین کہ اسپر بیٹھی ہوئی مکھی اڑا سکے یا زمین پر گرے تو پھر بیٹھ سکے پر دیو لوگ جو اصل
مین آدمیونکے دشمن اور دوزخ مین جانے والے یہی چاہتے ہین کہ آدمیونکو بھی اپنے ساتھ

دوزخمین لے چلین اس ارادی پر آدمیونکے پیچھے وے ہمیشہ رہتے ہین اور طرح کرکے
خداے واحد سے انکو پھیر اکر دوسرے کیطرف دل انکا جھکا دیتے ہین اونکو مشرک اور کافر
بناکر دوزخکے لایق کر دیتے ہین انمین سے ایک یہہ بھی طرح ہے کہ دیول جیسے آدمی جمع
ہونیکی جگہہ چند دیو ہمیشہ بیٹھکر تیار رہتے ہین اور جب کوئی تم جیسا بے سمجھہ وہان آکر سر جھکاتا
ہے اور ڈہاؤن ڈہاؤن راندڑے دیوتا کہکر اوسے پکارتا ہے تو ترت ان دیوؤن مین سے ایک
دیو یا زیادہ دیو دوڑے جاتے ہین اور حتی الامکان جسے ایذا دینی ہے اوسے ایذا دیتے
ہین باوجودیکہ پہلے کسیکو ایذا دیتا ہوگا اوسے نکالدیتے ہین سوائی ایذا دینے یا ایذا دیتا
ہو چہوڑ جانیکے دوسرا ان دیوؤن سے کچہہ نہین ہوسکتا ہے یعنے جیسا کہ آزاری کو چنگا کرنا اور
غریب کو تونگر بنانا یا مرتے کو بچانا یا مرے ہوئی کو زندہ کرنا وغیرہ ایسے کام ان دیوؤن سے
ہرگز نہین ہوتے باوجودکہ تم لوگ ان دیوؤنکے معتقد اور پوجاری ہین مگر دوسرونکی جیسا
تمکو بھی آزار اور غریبی اور تونگری اور مرنا وغیرہ ہے غرض تم لوگ فقط کتے کی سی ایذا دینا
یا ایذا دیتا ہو تو چہوڑ جانا دیکہکر ان دیوؤنمین یا انکے نام کے بنائے ہوئے پتلونمین خدا ہے
سمجھتے ہو اور انکی پرستش کرکے مشرک و کافر بنے رہتے ہو سو صرف تمہاری گمراہی ہے
یقین جانو کہ اس گمان فاسد پر دیوؤن کو ماننے سے اور انکے نام کے پتلون کی پرستش
کرنے سے سوائے دوزخ کے دوسری جگہہ ہرگز تمکو میسر نہوگی اور خدا تمپر ہرگز رحم نکریگا
بلکہ ہمیشہ تمکو ایذا اور درد سخت مین رکھے گا ہندو کہنے لگا ہم جانتے ہین کہ ان دیوؤن
کی پرستش کرنا البتہ اور بہتر اور فائدہ مند ہے کیونکہ خدا نے انکو ہمسے پہلے پیدا کیا اور دنیا کی
آراستگی کا کام سب انہین کے ہاتھہ کروایا ہے پس وہ دیو خدا کے پسند کئے ہوئے ہین اور
اونکی پرستش کرنا گویا خدا ہی کی بندگی و پرستش ہے مسلمان انکا جواب دیو لوگ خدا کے
پسند کئے ہوئے کا گمان جو تم کرتے ہو سو یہہ تمہارا گمان فاسد اور باطل ہے اور اس گمان
پر خاص خدا کی بندگی چہوڑ کر ان دیوؤنکی پرستش کرنا بیجا ہے وے دیو خدا کے پسند کئے ہوئے

نہین ہین اور اونکی پرستش کرنے سے خدا کی بندگی ہرگز نہوگی اور ایسے کام پر تمہارا خدا کبھی راضی
نہوگا اور خدا نے ان دیوؤن کو سبسے پہلے پیدا کرکے اونکے ہاتھہ سے زمین وغیرہ درست
کروانے کا یہ سبب ہی کہ اسنے پہلے اپنے کرم وفضل تقدیر ازلی سے یہی ٹھہرا دیا تھا کہ تاج کرامت
اور گنج معرفت کہ جو نعمت عظمی اور مقصود اقصی ہے بنی آدم کو عطا ہو اور خلافت اور تمام
کمال بزرگی اور قیامت تک جہانکی آبادی انہین کیطرف رہے سو جیسا کسی امیر سواری آنیکے قبل
اسکے اترنیکی جگہہ خدمتگار فراش وغیرہ بھیجکر درست وآراستہ کرواتے ہین ویسا ہی خدا
نے آدمی کی بزرگی مثل امیر کے اور دیوؤن کی خادمی مثل فراشونکے ظاہر ہونے کیلئے آدمیون
کے پہلے دیوؤنکو پیدا کیا اور ان سب کی بادشاہی ایشور کو دی انھون نے چالیس لاکھہ
اور بیس ہزار برس تک بادشاہی کرکے شہر بسائے اور زمین جہان بلند منظور تھی وہان بلند اور جہان
پست درکار تھی وہان پست کی اور خدا نے اونکو ایسی قوت دی تھی کہ پہاڑ جیسے اوٹھا کر
جہان چاہتے وہان رکھتے تھے اور زمین درست اور آراستہ بناکر مکان بناتے تھے جب
اونکے ہاتھہ زمین آراستہ اور درست آدمی رہنے کے لائق ہوئی اور انمین فساد اور تعدی
نمود ہونے لگی تب خدائیتعالے نے فرشتونکو بھیجکر ان دیوؤنکو جنگلون اور پہاڑونمین
نکالدیا من بعد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور تمام وکمال بزرگی اور علم وفضل انکو
عطا کرکے فرشتونکے ہاتھہ سب عالم ملکوت کا سیر کا دکھا دیا اور سب کو حکم کرکے
ان کو سلام اور سجدہ کروایا اور سب پر انگی بزرگی ظاہر کی ابلیس نے انکو ایک سجدہ نکرنے
کے باعث ہزارون برس کی اسکی عبادت پائمال کی اور اُسے مردود کردیا غرض اللہ
تعالے نے آدم علیہ السلام کو ہر ایک وجہ سے بزرگی دیکر تمام خلقت مین عزیز اور
مکرم کیا اور دین پاک کہ اسلام ہے انکو عطا فرماکر اپنی معرفت سے مشرف کیا اور
پیغمبری دی اور انکی عورت حوا علیہما السلام کو انکی بائین پسلی سے پیدا کرکے
انسے پشت در پشت آدمیونکو پیدا کرنا جاری رکھا اور قیامت تک جہانکی آبادی

اونہین کیطرف مقرر کر دی حاصل کہ خدای واحد نے دیوؤنکو خدمت گاری کے لئے
پیدا کیا اور آدمیونکو امیری کے لیئے پھر تم لوگ آدمی ہوکر خدمتگار جیسے دیوؤن
کی جو پرستش کرتے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری نقل وہی راجا کے بیٹون
کے جیسے ہے کہ انھون لنے بادشاہ کا حق بیلدارونکو دیا اور انکو بادشاہ نے پکڑوا
منگواکر جلتی آگ مین اونکو جلا دیا اور ذرہ بھی اونکی عاجزی نہ سنی مختصر قصہ اوسکا یہ ہے
کہ کسی بادشاہ نے ایک برہمن راجا کو بہت سا سرفراز کر کے کسی ملک کا امیر بنایا اور اسکی
رہنے کیلیئے اس ملک مین پہلے چند بیلدار بھیجکر انکے ہاتھہ ایک مکان ستھرا اور وہان
کے رستے اور باغ اور زمین ہموار لایق سیر کے بنواکر اوس راجا کو وہان بھیجدیا راجہ
وہان جاکر امیری کرنے لگا اور بادشاہ کا حق بادشاہ کی خدمت مین ہمیشہ بھیجتا رہا
جب وہ مرگیا اور بادشاہ نے وہی امیری اسکے بیٹونکو دی اور وے امیر بنے تب ملک
کا پیسا اور زمین کا خراج جو کہ جمع ہوتا تھا سو ان بیلدارونکو دینے لگے بادشاہ نے
یہ خبر سنکر پہلے اونکیطرف ایک آدمی خاص اپنے چیلونمین بھیجکر کہلایا کہ یہ کیا بے انصافی
ہے ہمنے تمکو تمہارے باپ کی جگہہ امیر بنایا اور تم ہمارا حق ہمکو نہ دیکر اونے خدمتگار بیلدارون
کو دیتے ہو اب اس سے باز آؤ اور ہمارا حق ہمکو پہنچاؤ وو راجہ کے بیٹون نے اس پیغامی
سے کہا کہ بادشاہ نے ان بیلدارونکو ہمارے باپ سی پہلی بھیجکر یہان کا سب کام آراستگی
وغیرہ کا ان ہی بیلدارونکے ہاتھہ کروایا ہے اور وے بادشاہ کے پسند کیئے ہوئے
ہین اسلیئے ملک کے پیسونمین سے ان بیلدارونکو دینے سے بادشاہ ناخوش نہوگا
بلکہ ہمسے البتہ راضی اور خوش رہیگا غرض بادشاہ نے یہ خبر سنکر اونکو پکڑوا منگایا اور
جلتی آگ مین جلا دیا اور اونکی عاجزی اور زاری ہرگز نہ سنی پس الیسا ہی تم لوگ جو خدا کی
بندگی چھوڑ کر بت پرستی مین لگے ہو سو خدا تمکو بھی اسیطرح دوزخکی جلتی آگ مین جلاویگا
کیونکہ تم لوگ بھی قرآن اور پیغمبرون کا حکم نہ مانکر خدا کا حق جو خاص اوسکی پرستش ہے

سو اسکے پیدا کئے ہوئے آدمیونکے خدمتگار دیوونکو دیتے ہو ہندو کہنے لگا اگر
خدا تیعالے نے ہماری خدمت کیلئے دیو پیدا کیا ہے اور اونکی پرستش بیجا ہے تو پھر یہ
مذہب ہندوی بڑے اوتار رام اور کرشن جیسون نے کس لیئے اختیار کیا تھا اور وہ
باطل پر تھے تو پھر اونہون نے اتنا کمال کہان سے پایا **مسلمانکا جواب** رام اور
کرشن وغیرہ کہ جنکو تم لوگ اوتار سمجھتے ہو سو سب گمراہ اور بدخیال تھے اور تم لوگ جو
انکو اوتار سمجھکر اپنے خدا گنتے ہو سو صرف تمہاری گمراہی ہے کیونکہ اوتار کے معنے یہ ہی
کہ خدا اسمین نمود ہوا ہو پر خدا کی ذات ایسی کب ہی کہ کسیکی پیٹ سے پیدا ہوی یا کسی
مین گھسکر نمود ہوئے سچ تو یہ ہے کہ تم لوگ جنکو اوتار کہتے ہو انمین کوئی بھی اوتار
نہین تھا خصوصًا رام کہ جسے تم لوگ سب اوتارونمین بڑا اوتار سمجھتے ہو سو وہ بھی
اوتار نہین ہے جیسا کہ رام داس پوتھی وغیرہ سے بخوبی ثابت ہی اور اس نے اوتار
نہونا بہت سی وجہون سے ثابت کیا ہے وجہ پہلی یہ ہے کہ وہ رام اہل وعیال
اور خویش واقربا دوسرے لوگونکے جیسا رکھتا تھا چنانچہ رام داس پوتھی مین لکھا ہی
کہ رام دسرتھہ راجا کا بیٹا اور اسکے بھائی لچھمن اور بھرت اور چتروگنڈا اور اسکی جورو سیتا
اور اسکا بیٹا لہو انکوش ہے انتہی پس وہ رام اگر خدا کا اوتار ہوتا تو دوسریکے پیٹ سے
اتنی تکلیف سے پیدا ہونا کیا ضرور تھا اور بچپنے کے ہرج مین پڑکر پیشاب اور پائخانہ مین
اپنے گرنیمین کیا فائدہ پس معلوم ہوا کہ رام اوتار نہین تھا دوسری وجہ یہ ہے کہ اوس
رام نے سیتا سے جو شادی کی تھی سو فقط اپنے بازو کے زور سے اور پہلوانی کی قوت
سے کی جیسا کہ وہی رام داس پوتھی مین لکھتا ہے کہ جب سیتا جوان ہوئی تب اکثر
راو راجے اوس سیتا کے لئے اوسکے باپ سے درخواست اور منگنا کرتے تھے یہان
تک دساسر راون نے بھی پیغام بھیجا بعد سب کے رام نے بھی اپنے لیئے پیغام کیا جب
ہر طرف کے پیغام اور بڑے بڑے راجاؤن کیطرف سے منگنا آیا تب سیتا کے باپ نے

اندیشہ کیا کہ اگر سیتا مین ایک کو دیتا ہون تو دوسرا میرے سے خفا ہوکر دشمنی پر کمر باندہیگا ہے
آخر الامر یہی تدبیر ٹھہرائی کہ جو غالب ور زور آور ہو سیتا کے ساتھہ شادی کرے بنا برا سکے
ایک تیر اور کمان بر سر دربار رکھہ کر منادی کردی کہ جو کوئی یہ تیر کمان چڑھاویگا وہ سیتا
کے ساتھہ شادی کرے پس جو لوگ کہ سیتا کے خواہش رکھتے تھے سب جمع ہوئی اور وہ
تیر کمان پر کھینچنے کا ارادہ کیا پر کسی سے کچھ نہو سکا یہانتک کہ دساسر راون بھی عاجز اور
لاچار ہوا تب رام نے بڑی قوت سے وہ تیر کمان پر کھینچا سیتا فی ویسا ہی پہولوں کا
ہار اسکے گلے مین ڈالا اور بر سر دربار جا اوسکی گود مین بیٹھی انتہی پس اس وجہ سے ثابت
ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو اوتار کی جورو ہونی ہاری پر دوسرے نظر
نہ رکھتے اور اسکے لئے رام کے روبرو حاضر نہوتے بلکہ رام اوتار ہے سمجھکر اوسکی
دہشت کرتے اپنی برابری والا اوسے نہ سمجھتے اور اتنی قوت سے تیر کمان پر کھینچنے کا
کام نہ پڑتا فقط اوتار ہنے پر ہی جورو میسر ہو جاتی تیسری وجہ کہ اس رام کی جورو سیتا
کو دساسر راون لے بھاگا اور سات برس تک اوس سے عیش کیا چنانچہ وہی رام داس
پوتھی مین لکھا ہے کہ جب سیتا بر سر دربار جا رام کی گود مین بیٹھی تب دساسر راون نے
یہ ماجرا دیکھکر نہایت غصہ ناک ہوکر ہاتھہ پیر پٹکتا ہوا لنکا کو جا قسم کہا بیٹھا کہ ایک مرتبہ
سیتا کو لاکر اپنی ران کے نیچے نہ دباؤن تو لنکا پتی نہ کہلاؤن غرض سیتا جب رام کی گھر گئی
تب راون نے فرصت کا وقت دیکھکر ایک فقیر کیطرح بھیک مانگنے حیلے سے رام کے گھر آیا
اور سیتا سے بھیک طلب کی سیتا نے بھیک دینے کیلئے باہر قدم رکھنا ہی تھا کہ اسے لے
لنکا کو بھاگا اور سات برس تک اسکے ساتھہ بخوشی عیش کیا اور اس سے یہی کہتا تھا کہ تیرا
رام اب کہان ہے جو بر سر دربار جا اوسکی گود مین بیٹھی تھی بھلا کہہ اب کسکی گود مین بیٹھی
ہے القصہ ایک روز دساسر راون کی جورو منڈودہری نے خواب مین دیکھا کہ ایک باندر
نے آکر شہر لنکا کو جلا دیا اور رام کے لشکر کے ساتھہ آکر دساسر راون کو اور اسکی بھائیون

بیٹونکو مار کر سیتا کو لے گیا منڈودہری نے یہ خواب فجر کے وقت دساسر راون سے کہا دساسر راون نے اس خواب کا اعتبار نہ کیا اور کہنے لگا کہ ای منڈودہری تو سیتا کے جلاپے سے یہہ فریب لائی ہے مگر یہ فریب تیرا ہرگز فائدہ نکریگا اور مین سیتا کے عیش سے ہاتھ اوٹھا کر اسے رام کے گھر نہ پہونچاؤنگا انتہی پس اسوجہ سے بھی ثابت ہی کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر وہ اوتار ہوتا تو اپنی جورو اپنے ہاتھ سے کھو کر واویلا نکرتا اور اوتار کے گھر کیطرف ادنے راون جیسے دیو کی ہرگز بیش قدمی نہوتی اور ہوتی تو اپنی جورو سنبھالتا اور دوسرے کے ہاتھ خراب ہونے ندیتا چوتھی وجہ یہ ہے کہ وہ رام اپنی جورو کے لئے نہایت پراگندہ حال ہو کر بڑی محنت سخت سے ہزارون آفتین اوٹھاتا ہوا اپنا دوست ہنوت دیو جو باندرے کی شکل رکھتا تھا اوسے اور اپنے بھائی لچھمن کو لشکر کے ہمراہ لیکر سات برس مین راہ لنکا کی طے کر کے لنکا کو جا پہونچا تب ہنوت دیو نے لنکا جلا دیا اور رام نے اپنا لشکر لیکر ایک طرف سے جا گرا اور راون سے اور اوسکے بھائی بیٹونسے ایسی لڑائی کی کہ اون سب کو مار لیا اور سیتا کو لایا جیسا کہ یہہ مضمون اوسی رام داس پوتھی مین لکھا ہے پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو ایک آن مین لنکا کو جا پہنچتا راہ مین اتنی سختی اور شدت نہ اوٹھاتا اور بدون لڑنیکے راون وغیرہ کو مار کر سیتا کو لے آتا اور ہنوت جیسے ادنی دیوؤنکی مدد نہ لیتا بلکہ بلا مشقت جہان ہوتی وہان سے سیتا کو منگا لیتا پانچوین وجہ یہ ہے کہ وہ گمراہ لوگونکے حال سے تو کیا پر اپنی جورو کے حال سے بھی واقف نہ تھا جیسا کہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہے کہ جب رام نے دساسر راون کو مار کر سیتا کو لائے تب بعد تھوڑے دنکے معلوم کیا کہ وہ حاملہ ہے پس ویسا ہی اپنے بھائی لچھمن کو حکم کیا کہ سیتا کو لیجا اور جنگل مین مار ڈال لچھمن نے رام کے حکم بموجب سیتا کو جنگل مین لیگیا اور اسپر رحم کر کے جیتی جنگل مین چھوڑ دی سیتا اوس جنگل مین ایک رشی کا

مکان بناکر وہان رہنے لگی اور ایام حمل کے پورے ہونیکے بعد بیٹا جنی اور نام اسکا لہو انگوش
رکھا پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا اگر اوتار ہوتا تو اپنی جورو کا حال پہلے
ہی سے معلوم کرلیتا اور اسیوقت مارتا لوگ اسکا پیٹ دیکھنے تک نہ رکھتا بلکہ اوسے اپنے گھر
نہ لاتا اور اتنی پشیمانی بھی نہ اوٹھاتا چھٹی وجہ یہ ہے کہ سیتا کا بیٹا لہو انگوش نے خوردسالی
مین رام کو پچھاڑا ہے اور اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا چنانچہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہے
کہ انگوش سیتا کا بیٹا جو مین اپنی ماںکے ساتھ جنگل مین رہکر دن بدن بڑا ہوتا تھا اور تخمینا
گیارہ برسکی عمر کو پہونچا وہ ایک روز موافق معمول کے اپنے جنگل مین سیر کر رہا تھا اتفاقا
رام بھی اوسیطرف شکار کے لیئے نکل آیا اور شکار کھیلنے لگا انگوش رام کو پہچانا نہین اور اسکی
وقفیت سے خبر نہین تھی رام کے مقابل ہوکر کہنے لگا کہ یہہ جنگل ہمارا ہے اور تو کون ہے جو
بے اذن اس جنگل مین شکار کرتا ہے رام نے غصہ سے اپنا نام و نشان بتانیکے قبل اسپر کمان
پھینکی انگوش جو اصل مین ہوشیار اور چالاک تھا رام کی کمان چکاکر اسکے ساتھ کشتی کے
ہاتھ چلانے لگا اور ایک دو ہاتھ مین رام کو پچھاڑا اور سینے پر اسکے چڑھکر چاہا کہ مارے اتنے
مین رام نے سوگند دیکر پوچھا کہ تو کون اور کسکا فرزند ہے جو تو نے اتنی جوانمردی اس
خوردسالی مین کرکے مجھہ جیسے پہلوان کو عاجز کیا انگوش نے کہا مین انگوش ہون اور
باپ میرا رام اور ماں میری سیتا ہی رام بولا مین رام ہون اور سیتا میری جورو ہے
انگوش یہ سنتے ہی اوتر پڑا اور رام کے قدم پر گرا رام نے اوسے اپنے گلے سے لگاکر
اپنے گھر لایا انتہی پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ وہ رام اوتار نہین بلکہ پہلوان تھا بھلا
اگر اوتار تھا تو پھر انگوش نے باوجود اس کم عمری کے اسے کیسا زمین پر گرایا اور اتنی
بدنامی کیسی ساتوین وجہ یہ ہے کہ وہ رام نہایت بیغیرت اور بے شرم تھا کہ اپنی جورو
سیتا کی حرامکاری اور بدمعاملگی معلوم کرکے گھر سے نکالدیا اور پھر گھر مین لا رکھی اور اس سے
عیش و عشرت کرنا جاری رکھا جیساکہ وہی رام داس پوتھی مین لکھا ہے کہ جب رام

انکوش کو گھر لایا تب اپنے بھائی لچھمن سے پوچھا کہ سیتا کہان ہے لچھمن عرض کر کے کہنے لگا
کہ سیتا جنگل مین جیتی ہے رام ننگے پاؤن گیا اور منت و عاجزی کر کے سیتا کو گھر لایا
اور آخر عمر تک اس سے عیش کرتا رہا انتہی پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ رام اوتار نہین تھا
اگر اوتار ہوتا تو اتنی بیغیرتی اور بیحیائی نکرتا اور دوسرے سے بگڑی ہوئی عورت گھر سے
نکالدیکر پھر اوسے گھر نہ لاتا اور اس سے خوش نرہتا آٹھوین وجہ یہ ہے کہ وہ رام ہمیشہ
تلسی کی پوجا کرتا تھا جیسا کہ انند تلسی پوتھی مین لکھا ہے پس اس معلوم ہوا کہ وہ رام اوتار
نہین تھا کیونکہ اگر وہ اوتار ہوتا تو دوسری چیز کی پوجا نکرتا غرض اسطرح سے بہت شی ثابت
ہے کہ رام اوتار نہین بلکہ وہ پہلوان شکار کر کے ہمیشہ کھا کر رہا کرتا تھا اور دوسرے مشرک
اور کافرونکے جیسا وہ بھی کافر اور مشرک تھا اور عجب ہی کہ تم لوگ ایسے ناقص العقل
بیغیرت اور بے شرم رام کو اور ایسے عیب دار سیتا کو ہمیشہ یاد کر کے سیتارام سیتارام
بکتے پھرتے ہو ہندو کہنے لگا دساسر راون نے سیتا کو رام کی گھر سے لیگیا تھا پر ایسے
اس عصمت کی ساتھہ رکھا تھا اور خراب نہ کئی تھے مسلمان انکا جواب دساسر راون نے
سیتا کو لیجا کر سات برس تک اس سے عیش کر کے اسکی ست کو خاک مین ملا دیا رام
داس وغیرہ پوتھیو نسے ثابت ہی اور عقل کے رو سے یہ بات سچ معلوم ہوتی ہی کیونکہ
دساسر راون نے پہلے جو سیتا کو منگنا کیا تھا سو فقط گھر مین رکھنے کے لیے نہ تھا بلکہ
عیش کے لئے تھا اور وہ سیتا اوسکے ہاتھہ نہ آنے سے اوسکے دلمین ضد پڑی تھی اسواسطے
اوسے اوس سختی اور شدت کے ساتھہ اوسے رام کے گھر سے لیگیا پھر البتہ اوسکا بدلا عیش
ہے کیا ہوگا نہ فقط گھر مین رکھنا اور دساسر راون دیو ذات وشنو کا پوتا یعنی اکسیا
کا بیٹا تھا اور دیو لوگ جانورونکے جیسے بے تمیز ہوتے ہین اور وقت شہوت کے
اپنی پرائی جو ہاتھہ آتی ہے اسی سے اپنی شہوت ٹھنڈی کرتے ہین بھلا اگر راون
سیتا سے عیش نکرتا تو اتنی غیرت پر آکر اپنا اور اپنے بھائیون بیٹو نکا سر نہ کٹوا تا

بلکہ سیتا جیسی کی تیسی امانت رام کے حوالے کر کے اپنے اور بہائیون اور بیٹونکی جانکا
امان پاتا اور وہ اتنا خراب کام نکرتا تو رام بھی اسکو جان سے نہ مارتا غرض رام اوتار
نہین تھا اوس لیئے اوسکی جورو سیتا کو راون نے لیجا کر اپنی ضد پوریکی وجان
ومال سے ہاتھہ اوٹھا کر اپنی قسم کے موافق ایک مرتبہ سیتا کو اپنی رانکے نیچے دبایا
اور رام بھی کیا جوانمرد تھا کہ سختی اوٹھا کر آخر اپنی جورو کے یار کو مار کر اوراسے لائی
ہندو بولا تم لوگ اگرچہ رام پر طعنہ زنی کرتے ہو پر وہ رام بہت بڑا اوتار تھا کہ اوسنے
دنیا سے جاتے وقت اپنی بستی کے سب لوگ اکاس سرگ پر لیگیا اور بہشت مین
داخل ہوا **مسلمانکا جواب** رام تو جیتا آسمانپر نگیا بلکہ زمین پر ہے اسکی موت
ہوئی ہے اور تمہارے بعضے پنڈت لوگ اور پوتہیون والے جو رام کے آسمان
پر جانیکی کیفیت کہتے ہین سو سب جھوٹھہ اور بناوٹ ہے کیونکہ وہ رام اگر اسقدر
ہوتا تو لنکا مین جانے مین اتنی تکلیف کیون اوٹھاتا اور سات برس تک لنکا کی راہ
مین حیران نرہتا بلکہ سب لشکر کے ساتھہ اسی روز لنکا کو جا کر سیتا کو لاتا اور خراب
ہونے ندیتا غرض رام تو البتہ اُڑ نہ گیا ہوگا بلکہ تم لوگ اسے بزور اوڑاتے ہو کسی
نے سچ کہا ہے کہ پیران نمی پرند بلکہ مریدان می پرانند عجب تمہارا مذہب ہے کہ جسے
چاہتے ہو اوسے اوتار یا خدا بناتے ہو پھر وہ آدمی ہو یا جانور یا پتھر بھلا جب رام
مین کچہہ بھل منسائی تھی پر عجب ہے کہ کرشن جیسے بدذات زانی فسادی کو اوتار سمجھتے
ہو کیا یہ معلوم نہین کرشن اہیر یعنے گولی کا بیٹا تھا اور اُسنے گوپی کارا فی کی قوت پر چند
روز حکومت کرتے گولیونکی جوان جوان لڑکیونکو خراب کیا اور طرح بطرح طلسم کر کے
اپنے کو کنہیا کہلایا ہے معلوم ہوا کہ تمہارا کوئی دوسرا ایسا خدا ہے بدذات ہوگا
کہ جسنے ایسے بدذات اوتار لیا ہے غرض تم ہندو لوگ سب کے سب گمراہ ہو کہ جسمین
کچھہ زور یا ہنر یا جادو یا دوسرا کچہہ کام عجب دیکھتے ہو اسی کو کہین خدا اور کہین خدا کا اوتار

ٹہرا لیتے ہو مہاراج کچہہ انصاف کی راہ سے سوچو اور یہہ ہندوی بد مذہب اور بد آئین اور
شرک کفر چہوڑ دو اور مذہب نیک خوش آئین کہ دین اسلام ہے اختیار کر کے اپنی بہلائی
دنیا و آخرت کی حاصل کرو ہندو لاجواب ہو کہنے لگا تم سچ فرماتے ہو پر ہر ایک مذہب
کی کتابوں مین اور شاستروں مین اسطرح کی بکڑکی باتین بہت سی پائی جاتی ہین اسلئے فقط اتنی
بات قدیم پر اپنا مذہب قدیم چہوڑنا اور دوسرا مذہب جدید اختیار کرنا اور اپنے بزرگ
خصوصاً پانچ پانڈون کو کہ ملک کے بڑے راجا اور خوب رسم اور نیک آئین اور صاحب عدا
اور نیک فات اور صاحب شرافت تھے ایسے بزرگونکی شرافت کو عیب لگانا عقا
بعید اور دور ہے مسلمانکا جواب دانا اونکو یہی لایق ہے کہ بد مذ
دین اور خوش آئین اختیار کرین اور بزرگونکی چال اور اونکے رسوم پر نظر
شرافت نسبی یا لطافت کسبی رکہتے ہون پر جبکہ وے پانچ پانڈو نکے
اور بد آئین اور خونی اور فسادی اور حرام کے جنے ہوئے حرامی ہون تو انکی چال اور
اختیار کرنا تو کیا فقط انکو اشراف کہنا بلکہ اونکو اچھے سمجھکر اونکا نام لینا بھی سخت بد اور دانائی
سے بعید اور دور ہے اور تمہارے بزرگ بد اور بد رسم اور بد آئین اور خونی فسادی
اور حرام کے جنے ہوئے حرامی ہونے پر بہت سی دلیلین ہین پہلی دلیل یہہ کہ ان پانچ
پانڈونکا باپ جو مشہور ہے سوا اوسکے بہائی راجہ دہرتراشٹ اور بدر تینون بھی ایک
داس کر کے ایک دیو تھا اسکے نطفے سے پیدا ہو کر بیٹے راجا بیچتر بیرج کے کہلائے جیساکہ
مہابھارت پوتہی مین لکہا ہے کہ ہندوستان مین ایک بیچتر بیرج نامی بڑا راجہ تھا جب وہ
ویکنٹھ باشی ہوا تب ارکان دولت نے دیکہا کہ سلطنت کا کاروبار چلانیکے لئے کوئی
اوسکی اولاد سے نرہا آخرکار یہی مشورت ٹہری کہ اسکی عورتونکو داس دیو کی خدمت
مین بہیجنا غرض اسکی دونون عورتونکو نزدیک اس دیو کے بہیجا پہلی جورو راجہ کی جب
داس دیو کی خدمت مین گئی اور داس دیو اسکے نزدیک آیا تب وسنے اوس دیو کی

چمک اور ہیبت سے آنکھیں اپنی بند کین اور ویسی حالت مین وہ دیو اس سے ہمصحبت ہوا
اوس لئے اس سے اندہا بیٹا پیدا ہوا اور نام اسکا دہرتراشت رکہا اور دوسری عورت
اوس دیو کی خدمت مین پہونچی اور آنکہین اپنی بند نہ کین پر اسکے جمال کی چمک سے زرد
ہو گئین اس سبب سے اس سے ایسا بیٹا ہوا کہ تمام بدن اسکا زرد تھا اور نام اوسکا پانڈ
رکہا اور تیسری مرتبہ راجہ کی کنیزک اوس دیو کے قریب گئی اور حاملہ ہو کر بیٹا جنی نام اسکا
[illegible]در رکہا پھر یہہ تینون راجہ بچتربرج کے بیٹے کہلانے لگے اور وہا نکا راج راجہ پانڈ کو ملا اسواسطے
[illegible]ہا اور چہوٹا کنیزک زادہ تہا دوسری دلیل یہہ کہ وی پانچ پانڈو راجہ پانڈ کے بیٹے
[illegible]فت مین وی پانچون بہی راجہ پانڈ کے بیٹے نہین تھے چنانچہ وہی مہابہارت
[illegible]ہے کہ راجہ بچتربرج کے بعد ہندوستا نکا راج راجہ پانڈ کرتا تہا پر ازبسکہ وہ
[illegible]تہا اسلیئے اکثر وقت شکار کو جایا کرتا اور شکار کہیلا کرتا اتفاقاً ایک روز
[illegible]شکار کہیلنے لگا کیا دیکہتا ہے کہ ایک ہرن اپنی مادہ سے جفت ہو رہا ہے
[illegible]ایسا ہی تاک تیر ایسا مارا کہ ہرنکو جا لگا اور وہ ہرن نہین تہا بلکہ تپشی تہا کہ ہرنکی قالب
مین آکر اپنی جورو سے ہمصحبت تہا جبکہ اسے زخم تیر کی کارگر ہوئی اور زمین پر پڑا تب
حالت نزع مین راجہ پانڈ کو بددعا کرکے کہنے لگا کہ خدا تجہکو بہی اسی حالت مین موت
دیوے اور عین لذت مین جان نکلجاوے راجہ پانڈ دیکہہ سنکر نہایت مغموم ہوا اور
حالت مباشرت مین اپنا مرنا یقین جانکر تمام سلطنت کا کاروبار اپنے بہائی دہرتراشت کی
حوالے کیا اور جنگل مین جا ریاضت و پوجا مین مشغول ہوا اور جوروون کی مقاربت اگرچہ
بالکلیہ چہوڑ دی تہی پر اپنی عورتونکو اپنے ساتھہ رکہتا تہا اور پہلے سے اسے کچہہ اولاد نہین
تہی اسلیئے ہمیشہ اولاد کے غم مین غمگین رہتا تہا ایک روز پہلی جورو سے کہ جسکا نام کونتی
تہا کہنے لگا کہ جو لاولد مرتا ہے سو دوزخ مین جاتا ہے اور ہمارے مذہب مین درست
ہے کہ جو کوئی فرزند نہ رکہتا ہو یا جنانے پر اسی قدرت نہو تو وہ کسی برہمن یا تپسی سے

اسباب کی درخواست کرے اور اپنی جورو کو اسکی خدمت مین بہیجکر بہم پہونچالے چنانچہ
میرا باپ جو لا ولد ہوا تہا تو ار کان دولت نے اسباب کی درخواست داس دیو سے
کی اور تولد میرا اور میرے بہائیون کا اسی داس دیو سے ہوا ہے یہہ سنکر اوسکی جورو
گونتی نے جواب دیا کہ اگر مین تیر اگ مین بہی جلونگی پر بیگانے مرد سے ہمصحبت نہونگی بہلا
اگر اولاد کی خواہش ہے تو مین نے بڑی ریاضتون سے ایک منتر سیکہا ہے کبہی اجازت
پاؤن تو اس منتر کے زور سے ایک فرشتہ عالم ملکوت بلوا کر اپنا پیٹ رکہوا لون ورلڑکا
جنون راجہ پانڈ یہہ سنتے ہی خوش ہوا اور اجازت دی گونتی نے ایک روز راجہ پانڈ کو
دروازے پر بٹہلا کر خلوت مین گئی اور تہوڑی دیر کے بعد آکر کہنے لگی کہ ای راجہ خوشخبری
ہے تجہکو مین پیٹ رکہوا لے آئی ہون غرض بعد نو مہینے کے بیٹا جنی اور اسکا نام
بدشتہر رکہا اور بعضے اسے دہرم پوت بہی کہتے ہین پہر اسیطرح دوسرا پیدا ہوا اور نام
اوسکا بہیم سین رکہا بعدہ تیسری مرتبہ تیسرا بیٹا وجود مین آیا اور نام اُسکا ارجن رکہا
من بعد چوتھے مرتبہ چوتہا بیٹا ہوا اور نام اسکا سہدیو رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ سہدیو
راجہ پانڈ کے دوسری جورو سے پیدا ہوا ہے اور پانچوین مرتبہ پانچوان بیٹا جنی اور نام
اوسکا نکل رکہا انتہی پس اس سے ثابت ہو کہ یہہ پانچون پانڈو راجہ پانڈ کے بیٹے نہین تھے اور
فرشتے سے پیدا ہونیکی خبر جو لکہی ہے سو اس پوتہی لکہنے والے کی بناوٹ ہی کیونکہ
دوسری پوتہی گنگا وتی جو نہایت معتبر ہے اوسمین لکہتا ہے کہ گونتی نے فقط راجہ پانڈ
کی آزردگی نہونیکے لئے منتر کا اور فرشتے کا بہانہ کیا پر مکانمین الیکطرف سے کوئی برہمنی
کو بلوا کر اوس سے ہمصحبت ہوتی تہی اور ایک بعد ایک پانچ بیٹے جنی اور یہہ گونتی کی
نہایت دانائی ہے کہ اگرچہ اسنے مرد سے اجازت پائی تہی اور اُسکے حکم کے موافق فرزند بہم
پہونچائی لیکن دوسرے مرد سے ہمصحبت ہونیکا زخم اپنے مرد کے دل پر ہونے نہ دیا تیسری
دلیل یہہ ہے کہ وہی پانچ پانڈو حرام کے جنے ہوئے ہین جیسا کہ اوپر گذرا اور وہی گنگا وتی

مین کہ جو معتبر پوتہی ہے لکہا ہے کہ پانڈونکی پیدایش مین لوگون نے اختلاف کیا ہے
مگر صحیح یہہ بات ہی کہ جب راجہ پانڈو نے اپنی جورونکو فرزند ہم پہونچانیکی اجازت دی
اور اسکی عورت گونتی جو نہایت جمیلہ اور شکیلہ تھی اسنے دوسرے مردونسے عیش کرنا شروع
کیا تب یہ حال راجہ پانڈو نے دیکہکر غلبہ شہوت مین ہوا اور گونتی سے نزدیکی کی اور اسی
حالت مین عین لذت کیوقت تپسّی کی بددعا کے باعث مرگیا اور گونتی وہی پہلی اجازت
پر تپسّی وغیرہ سے ہمصحبت ہو کر ایک کے بعد ایک پانچ بیٹے جنی پہلا بدشتہر یعنی دہرم پوت
اسکی پیدایش کا یہ قصہ ہے کہ ایک روز گونتی نہا دہو کے کپڑے اور زیور سے آراستہ
ہوئی اور دیول مین دیو کی پوجا کے لئے گئی اتفاقاً وہان تپسّی جو مدت سے لنگوٹ
بند بیٹہا تہا اوسنے گونتی کو اس خوبصورتی اور جوانی کے ساتھہ اکیلی دیکہکر خود سے
بیخود ہوگیا اور دریائے شہوت مین غوطے کہانے لگا غرض بیخود ہو کہنے لگا اے
گونتی تجہکو ایشور نے بہت ہی کچہہ حسن دیا ہے اور تو لایق سرگ کے ہے اگر تو ایک کام کیا
کرے تو اوسکے باعث ویکنٹھہ مین جاوے اور وہان تجہے بہتر مکان اور [illegible] سے
دوچند خوبصورتی ملے گونتی نے پوچہا وہ کونسا کام ہے کہ جسکے باعث ویکنٹھہ مین
جاوُن تب تپسّی نے [illegible] یہ کہہ پکار کہا کر گونتی نے کہا [illegible] طرح سے تپسّی [illegible]
سے اور بات سی اور ذات اگر میرا بہی دل اسوقت رکہے گی تو البتہ تجہے مجہہ جیسا
فرزند عابد پسندیدہ پیدا ہوگا گونتی کے دلمین بہی کچہہ آگیا اور تپسّی سے ہمصحبت
ہوئی اور اسی حمل سے نو مہینے بعد بیٹا جنی اور پرورش کے لئے اوس تپسّی کے
حوالے کیا تپسّی نے نام اسکا بدشتہر رکہا اور پرورش کر کے جملہ زہد اور تقوی سکہا دیا
دوسرا بہیم سین اور اسکے پیدا ہونیکا یہ حال ہے کہ ایک دیو مہیسا سر کہ جسے ہرت بہی
کہتے ہین اوس ملک مین رہا کرتا اور لوگونمین ظاہر آتا اور لوگ اسے ہمیشہ ایک گاڑی
بہر کر کہانا بنوبت بہیجکر اسی کی پوجا کیا کرتے تہے اور وہ بہی ان لوگونکی اسقدر نگاہبانی

کیا کرتا تھا کہ کوئی دوسرا دیو انکے طرف آ نہین سکتا اتفاقاً ایک روز کھانا لیجانیکی نوبت
گونتی کی مان کی تھی اور اسے اوس روز کچہہ کام درپیش تھا اسلئے اوسنے اپنی بیٹی گونتی سے
کہا کہ مجہے کچہہ کام ہے تو جا اور یہہ کھانا دیول مین پہونچا دے گونتی نے اچھی ساڑی پہن
چیٹی پٹی سے آراستہ ہو کر گہنے سے بھی اپنے کو مزین کیا اور گاڑی پر سوار ہو کھانا لیگئی
جب دیول مین داخل ہو کر دیو کے درشن کے لئے دیو کے نزدیک گئی تو دیو نے
اوسیوقت گونتی کو پکڑا اور اس سے ہمصحبت ہوا اور کھانا بھی کھالیا گونتی نے اپنی بلند
طالع سمجھکر خوشی اور خرمی سے گھر آئی اور تمام قصہ مان سے کہا مان بھی اپنی سعادت جانکر
خوشی کرنے لگی سو اسی حمل سے بعد نو مہینے کے گونتی کو بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا
بھیم سین رکھا تیسرا ارجن اور اسکے پیدایش کا یہہ ماجرا ہے کہ ایک روز گونتی نہانیکے
لئے گنگا پر گئی اور وہان ایک گوشے مین ننگی غسل کر رہی تھی اتفاقاً ایک پکھاوجی گاڑی
پر بیٹھا ہوا اسطرف آنکلا اور گونتی کو اکیلی سرخ و سفید دیکھکر بے اختیار گاڑی پر سے
کود پڑا اور اکیلی تھی اسلئے ذہن اوس سے بجبر ہمصحبت ہوا اب گونتی حاملہ ہوتی تو
حمل اپنا مخفی رکھنے لگی اور وقت جنے کے ایک خندق کے بازو پر آسرے مین جا جنی اور
بچہ چھوڑ کر آنے کا ارادہ کر رہی تھی کہ ایک شخص تیر انداز کہ نام اوسکا دونا جارج تھا شکار کو
جو گیا تھا اودہر سے آنکلا اور وہ بچہ گونتی سے مانگ لیا گونتی نے وہ بچہ دیکر اپنی مان
کے گھر آئی اور دونا جارج وہ بچے کو لے اپنے گھر گیا اور اسکا نام ارجن رکھا اس جہت سے کہ جہان
وہ پیدا ہوا تھا وہان گھانس بہت سی تھی اور انکی زبان مین گھاس کی جگہہ کو ارجن بولتے ہین
پھر دونا جارج نے اسے پرورش کر کے تیر چلانے کا ہنر باکمال سکھا دیا یہانتک تیر چلانے
مین یکتا اور استاد فایق اور بڑا پہلوان بنا با چوتھا سہدیو اور اسکی پیدایش کی حقیقت
یہہ ہے کہ ایک گویا انند نامی نہایت راگ مین چالاک در وقت و ساعت پہچاننے مین
ہشیار اور سیدھے ڈاوے سور سے واقف اوس بستی مین رہا کرتا تھا وہ ایک روز

وہ گونتی کو دیکھکر عاشق ہوا اور ہمیشہ اسی خیال مین رہنے لگا اتفاقاً ایک روز گونتی
کو کسی تنہا مکان مین دیکھی اور ڈاوے طرف کام کہ جو دوستی اور محبت [illegible]
سے چلتا ہوا دیکھکر جلد وصال کا التماس کا کیا اور گونتی بھی راضی ہوئی اور دونو
ہم مراد کو پہونچے جب گونتی کو حمل نمود ہوا تو وہ حمل مخفی رکھکر نو مہینے کے بعد [illegible]
اور ہمسائے مین ایک نجومی رہتا تھا اوسے کچھ پیسا دیکر وہ بچا اسکے حوالے کیا نجومی
اسکے طالع بلند دیکھکر نام اوسکا سہدیو رکھا اور پرورش کرکے اوسے علم نجوم [illegible]
سکھا دیا پانچوان نکل ہے اور اسکے پیدا ہونیکا یہ قصہ ہے کہ ایک شخص ونٹ والا
جوان وخوبصورت تھا ایک روز گونتی کو دیکھکر عاشق ہوا اور مدت تک اوسکے عشق
مین سرگردان رہا غرض اوسنے ہمیشہ گونتی کے گھر آنا جانا جاری رکھا اور رشتہ محبت
کا بہ اکیا اتفاقاً ایک روز گونتی کو گھر مین اکیلا دیکھکر اس سے وصال کا التماس کیا
گونتی نے بھی اوسکی خوبصورتی پر راغب ہوکر اس سے [illegible] ہوئی اور حاملہ ہوکر
[illegible] نام اوسکا نکل رکھا اور پانچون پانڈو کے سوا [illegible]
پیلا سے کرن ہوئے ہین اور وہ سب سے بڑا اور پہلا بیٹا ہے پر وہ کوروونکے [illegible]
[illegible] کیفیت پیدایش کی اوسکی یہ ہے کہ ایک روز گونتی فجر
پانڈوؤنسے مخالفت رکھتا تھا [illegible] اکیلی رہی تھی اتنے مین
کے وقت گنگا پر غسل کے لئے گئی اور ایک طرف گوشے مین غسل [illegible]
ایک جوان کہتری خوبصورت صاحب شجاعت کہ نام اوسکا سورج تھا وہان گنگا پر غسل
[illegible] نوجوان سرخ وسفید دیکھکر اسپر عاشق
[illegible] دونون بھی ایک دوسرے پر مبتلا ہوکر
وہین عیش مین مشغول ہوئے جب گونتی حاملہ ہوئی اور اثر حمل کا لوگونکو معلوم ہونے
لگا تب گونتی کی مان نے کہا کہ یہ رانڈ ہوئے کیا کیا اور یہ کسکا حمل ہے گونتی نے قسم کھاکر
جواب دیا کہ مین حاملہ سورج سے ہون نہ دوسرے سے گونتی کی مان وغیرہ گونتی کے

فریب سے آگاہ نہین تھے کہنے لگے کہ گونتی کو آفتاب سے حمل ہے یہانتک کہ گونتی بیٹا جنی
اور نام اوسکا کرن رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ کرن کانکی راہ سے پیدا ہوا اور اسلیئے اوسکا
نام کرن رکہا گیا پر حقیقت حال یہی ہے کہ جو گذرا کیونکہ خدا تعالے نے پیدایش کی
عادت جو مقرر رکہی ہے سو وہی فرج سے ہے اسکے برخلاف آجتک آدم علیہ السلام کی
اولاد مین کوئی پیدا نہین ہوا القصہ کرن پیدا ہونیکے بعد اوسکی مانکو گونتی نے اپنی بہن
گندہاری جو کہ کورن کی مان ہے اوسکے حوالے کیا بنابر اسکے وہ کرن وہین پرورش
ہوکے کورون مین رہنے لگا اور باقی کے پانچ بہائی جو کہ پانڈو کہلاتے ہین آپس مین
باتفاق رہنے لگے پس اس دلیل سے ثابت ہی کہ راجہ پانڈ اوسکے اور بہائی دہرتراشٹ
اور بدر پانچ بیٹے پانڈو حرام کے نطفے سے پیدا ہوئے ہین پھر ایسے ہوگئے چہنال زادونکو
اشراف کہنا صرف احمقی ہے اور وسے اپنی جورونکو دوسرے کے نزدیک ولاد ہم ہوجانے
کے لیئے بہیجنا درست جانتے تھے ایسے دیوثیت پاگیا لوگونکو نیک آئین سمجھنا مطلق نادانی
ہے تیسری دلیل یہ ہی کہ ان پانچ پانڈون نے اپنا راج بیٹھے جوئے بازی مین کہو کر پھر اسکے
لیئے کورون سے لڑائی کی اور لاکہون آدمی کٹوا کر پھر وہ راج واپس لیا ہے جیسا کہ مہابہارت
پوتہی مین لکہا ہے کہ پانچون پانڈو آپسمین متفق ہونیکے بعد راجہ پانڈ کے بیٹے کہلانے لگے
اور راجہ پانڈ کے قدیم شہر مین آکر راجہ دہرتراشٹ سے راجہ پانڈ کا راج طلب کرنے
لگے راجہ دہرتراشٹ کا بڑا بیٹا درجودہن راے کورو جو انکے احوال سے واقف تہا
کہنے لگا کہ راجہ پانڈ کے یہہ بیٹے نہین کیونکہ راجہ پانڈ نے اپنی سوت کی دہشت سے اپنی
عورتونکی مقاربت مطلق چہوڑدی تہی اسلیئے اوسے اولاد ہوئی نہین راجہ دہرتراشٹ
جو دانا اور دیرینہ تہا اپنے بیٹے کو کہنے لگا اگر تخم سے نہون تو حکم سے ہونا ممکن ہے
غرض راجہ دہرتراشٹ نے آدہا راج اپنے بیٹے کورونکو اور آدہا راج پانڈون کو دیکر
رفع فساد کیا یہہ پانچون پانڈو ہستنا پور مین آکر آدہا آدہا راج وہانکا کرنے لگے جب راجہ

دہتراشٹ مرگیا تب کورون نے فریب کرکے جوے بازی مین آدہا راج پانڈو لنکا اونسے
جیت کرلیا اور بارہ برس تک اوس ملک مین نہ آنیکا عہد اونسے لیکر انکو اس ملک سے نکالدیا
پانڈون نے اپنے عہد وپیمان کے موافق بارہ برس تک جنگل اور بیابان مین رہکر تیرہوین
برس کورون سے لڑنیکا اور اونکا راج لینے کا عزم کیا اور لاکہون آدمی جمع کئے اور کورون
سے لڑنے پر مستعد ہوئے کورون نے بہی اپنا لشکر تیار کیا غرض دونون فوج تیار ہوا تہا
تہانیسر کے میدان مین صف کشی کئے اور ایسے لڑے کہ آجتک کوئی ایسا نہ لڑا ہوگا اور اس
لڑائی مین دونو جانب سے اٹہارہ لاکہ اڑتالیس ہزار ایک سو ساٹہ آدمی زیر تیغ ہوگئے
اور کورو سو بہائی بہی مارے گئے اور وہانکی سلطنت سب پانڈون نے کی اور راج کرنے
لگے انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ پانڈون نے پہلے اپنے حصے کا راج کہوکر لاکہون
آدمیون کا سر کٹوا انکے روادار ہو[illegible] اور کٹوایا تب ایسے خونیون فسادیونکو اچہے
اور نیک آئین سمجہنا نہایت عقل س[illegible]ید ہے چوتہی دلیل یہ کہ ان پانچون پانڈون نے
شرکت اور بہاگی سے ایک عورت کے ساتہ شادی کی تہی چنانچہ وہی مہابہارت پوتہی
مین لکہا ہے کہ پانچون پانڈو حالت مفلسی مین جنگل مین بستے تہے تب ایک روز شکار کے لئے دور تک
نکل گئے یہانتک کہ کنپلی نگری مین کہ جہان کا راجہ دروپد راجہ تہا جا نکلے راجہ دروپد کی لڑکی
دروپدی جو نہایت جمیلہ و شکیلہ تہی انہین دنون مین جوان ہوئی اور اسکی شادی کسی لایق
شخص کے ساتہ کردینے کے لئے راجہ دروپد نے اکثر راو اور راجے بلوا کر ایک مجلس نشاط کی
ترتیب دی اور ایک لکڑی پر سونیکی مچہلی باندہکر میدان مین رکہی اور ایک بڑی دیگ تیل کی
بہری ہوئی اوسکے نیچے چولہے پر دہروادی اور تیر کمان بہی وہان رکہوا دی اور کہا کہ جو
کوئی تیر سے یہہ مچہلی اس دیگ مین اوتار دیوے اوسکے ساتہ اپنی لڑکی دروپدی کی شادی
کردونگا اور اسے اپنی دامادی مین لونگا تب جتنے راو راجے اوس میدان مین حاضر
ہوئے تہے سو سبکے سب خفیف ہوگئے اور کسیکی ہمت نہ پڑہی کہ تیر و کمان اوٹہا لیوے

اس مابین مین یہہ پانچون پانڈو بہیکاریونکے تمن ایک کنارےمین بیٹھکر تماش بینی کرتے
تھے انمین سے ارجن پانڈو کے دلمین کچھہ آگیا اسنے اٹھکر تیر وکمان کہینچا اور ایسا مارا
کہ وہ مچھلی لکڑی سے جدی ہوکر اُس دیگ مین آپڑی پھر شرط کے موافق راجہ درپد کی لڑکی
درپدی کو اوس دنگل سے لیگیا اور داغ حسرت اسکے طالبونکے دلپر دے گیا غرض
اوس لڑکی کے نصیبونمین لکہا گیا تھا کہ پانچ مردونسے اکٹھا عقد ہو بنابر اسکے اسیطرح
پانچون بہائیون نے اپنی مانکے بموجب حکم اوس بیاہ کیا اور ستر ستر روز کی باری مقرر
کرکے اوس عورت کے ساتھہ عیش کرنے لگے انتہی لیس اس سے یہ معلوم ہوا کہ وے پانچون
پانڈو نہایت بدا اور بدآئین اور بے غیرت تھے کہ ایک دوسریکے دیکھتے دیکھاتے ایک عورت
سے قضاے شہوت کرتے تھے باوجود اسبات کے غیرت آدمیونمین تو کیا بلکہ جانورون
مین بھی ہوتی ہے چنانچہ اسی غیرت کے باعث مرغ مرغی سے لڑتا ہے اور بکرا بکری سے
ٹکر دیتا ہے اور بیل بیل کو سینگ مارتا ہے اور گدہا گدہے کو کاٹتا ہے حاصل یہ کہ
ان جیسی دلیلونسے صاف ثابت ہے کہ پانچون پانڈو اور اونکے آبا و اجداد
سب بدچال اور بدرسم اور بدآئین خونی فسادی اور بے غیرت حرامی اور حرام کے
جنے ہوئے تھے اور تمسے زیادہ کون ایسا نادان ہوگا کہ اونکو اشراف اور نیک
آئین سمجھکر انکی چال اختیار کرے اور دین اسلام کہ نیک آئین اور خوش روش اور پسندیدہ
احکام ہین اسے چھوڑ دیوے سچ تو یہ ہے کہ نامعقول اور باطل مذہب ہندوی چھوڑ
کر دین اسلام سے جو مشرف ہوا سو البتہ خدا کے نزدیک ہمسے زیادہ پسند ہوجاوے
ہندو کہنے لگا جو تمنے کہا سو سب حق اور سچا ہے اور راست مذہب کہ جسمین حق
پرستی اور عدل و انصاف ہو ایسا سواے اسلام کے دوسرا نہین نظر آتا اور اسبا تمین
آج میری تشفی بخوبی ہوچکی اور ہمارے بزرگ پانڈو وغیرہ کا احوال بیان کیا سو بھی
سب سنا پانچ پانڈو جو ایسے بد تھے تو پھر اونکے کرشمے کے کام بڑے بڑے انسے کیسے

کیسے صادر ہوئے ہونگے چنانچہ کورو جو بڑے زور آور تھے اونسے لڑکر اونکو قتل کیا
اور ایک مرتبے بہشت کے رضوان کو بلاکر ضیافت دی اور ارجن پانڈو نے ساتون
زمین کے پار تیر مار کر اُس تیر کے سوراخ کی راہ سے بہیم سین کو بہیجکر ششیش دیو کہ جسکے سر پر
زمین ہے بلوایا اور ضیافت کہلائی اور ایک وقت لنکا کو جانیکے لئے کشتی نہین تھی اسلئے
ارجن پانڈو نے ایک تیر مار کر ایک تیر کے دس تیر اور دس کے سو اور سو کے ہزار اور
ہزار کے دس ہزار اور دس ہزار کے لاکھہ اسطرح لاکھون تیر ایک تیر بناکر دریا پر ایک پل
کھڑا کیا اور اُس پل پر سے لنکا کو جاکر بہبیکشن کے پاس سے سنا خالص باون گسی لے
آیا اور اسوقت ارجن کی جوانمردی کا امتحان کرنے کے لئے ہنوت دیو نے دو پہاڑ
اپنی دو بغل مین اُٹھاکر ہوا پر ہوا اور وہان سے پہاڑون سمیت اس پل پر گرا تو ہنوت
کے اور دو پہاڑ ونکے صدمے سے دو تیر بھی نہ ٹوٹے تھے کہ اتنے مین ارجن نے
جلدی اور سرعتی کر کے دوسرے دو تیر کمان سے چلایا اور ٹوٹے ہوئے دو تیرون
کی جگہہ رکہدیا اور پل کو درست کیا ہنوت نے یہ جوانمردی اور چالاکی ارجن کی دیکھکے بہت
سا نوازا اور تعریف کی اور ایک دو وقت چودہن راے کورو نکوان پانڈو نکے ساتھہ
مخالفت کرنیکے باعث بہشت کے رضوان نے پکڑ کر بہشت مین لیگیا تھا تب دوسرے
کورون نے بدشتھر پانڈو نکے پاس آکر بہت سی منت اور عاجزی کی اور بدشتھر
نے اونکی عاجزی پر مہربان ہوکر ایک خط ارجن کے ہاتھہ لکھوایا اور وہ خط تیر مین
باندھکر ارجن کے حوالے کیا ارجن نے حکم موافق وہ تیر کمان پر کھینچکر چلایا اور ساتون
آسمان کے پار بہشت مین پہونچا اور دوسری تیر مار کر تیرونکا پل آسمان سے زمین تک
بنایا اور وہ خط پانڈو کا دیکھکر درجودہن راے کورو کو اس پل پر سے لڑکا دیا اور لڑکتا
ہوا زمین پر آیا ہے اور ان کرشمونکے سوای دوسرے بھی انکے بہت سی کرشمے ہین جیساکہ
اونکی جورو دروپدی جب ایک پانڈو کے نوبت سے فارغ ہوتی تھی تو اُسیوقت آگ

مین کو دکر جلجاتی تھی اور دوسرا پانڈو اُسے جیتا کرکے اوس سے استمتاع لیتا تھا اور ان پانچون نے بھی تاویل سے دریدی کے ساتھہ شادی کی تھی غرض وہ پانڈو بڑے بزرگ تھے اور ان جیسا آجتک کوئی نہین ہوا سلمان کہنے لگا کہ پانڈونکے کرشمے سمجھکر جو اتنی بزرگی تم بیان کرتے ہو سولا حاصل اور بے فائدہ ہے کیونکہ اُنھون نے جو کورونکو لڑائی مین مارا سو کچھہ بڑی بات نہین لڑائی مین ایک کی فتح اور ایک کی شکست ہوتی رہتی ہے اور بہشت کے رضوانکو ضیافت دینا مطلق جھوٹھہ ہے کیونکہ رضوان بہشت کے فرشتے ہین اور فرشتے کہانے پینے سے پاک ہین اور ارجن نے سات زمین کے پار تیر مارنا اور اوسکے سوراخ مین سے بھیم سین نے جانا وغیرہ بھی جھوٹھہ ہے کیونکہ آدمی کا تیر اتنی کیا طاقت رکھتا ہو کہ سات زمین کے پار جاوے اور یہ کہان ممکن ہے کہ بھیم سین سب بھائیون سے زیادہ موٹا انگلی برابر تیر کے سوراخ مین سے نکلجاوے اور حقیقت مین زمین فرشتے کے سر پر ہے اور وہ فرشتہ بیل پر اور بیل مچھلی پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر ہے وہان سانپ اور شیس کا کیا دخل ورجسکو ڈھنگ بدیا یاد ہو سو البتہ ایک تیر مین بہت سے تیر چلاتا ہے پر یہہ کب ہوسکے گا کہ دریا پر آسمان تک تیرونکا پل بنا وے اور یہ کسکی عقل درست رکھتی ہوگی کہ فرشتے حرام کے جنے ہوئے پانڈونکی مدد کرکے اونکے مخالف کو پکڑکر بہشت مین لیجائین اور آسمان سے زمین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہوتے کیا مجال ہے کہ درجودھن راے کورو زمین تک آسمان سے لڑکتا آوے اگر لوہے کا بھی بدن ہو تو ایک وقت پاش پاش ہو آٹا بن جاوے اور وہ اتنا سخت ہوتا تو لڑائی مین کیون مارا جاتا پس یہہ جھوٹھہ ہے اور دریدی کا جلنا اور جیتا ہونا بھی باطل و جھوٹھہ ہے کیونکہ مری ہوئے آدمی کو پھر جیتا کرنا سوای مدد خدا کے ہرگز ممکن نہین اور پانڈو جیسے کافر و مشرک حرامی حرام کے جنے ہوئے خونی فسادی کو خدا بھی مدد نکریگا بر تقدیر اگر خدا تعالےٰ نے بطریق استدراج

کے اونکے ہاتھ اوس دریدیکو جلایا ہو تو بہی وہ دریدی دوسری نہ بنی بلکہ وہی کی وہی کی
وہی ہے چنانچہ چاندی کو اگر خاک کرکے پھر اوسکی چاندی بناوین تو وہ چاندیکی چاندیکی
ہے سونا یا دوسری چیز نہ بنی بہرحال وہی پانڈوایک عورت شرکت سے برتتے تھے اور
گنگاوتی پوتھی مین صاف لکھا ہے کہ وہ دریدی آگ مین باہر نکل جاتی تھی جلتی نہ تھی
غرض ایسی بناوٹ سے کچھہ پانڈون کی شرافت ثابت نہو گی اور بو نجاست کی ہرگز نہ
چھپانے سے نہ چھپے گی ہندو لاجواب ہو کہنے لگا بھلا اگر ہمارے بزرگ بد تھے تو کسیکی بدی سے
کیا کام جیسا جسنے پہلے جنم مین کیا اوسکا بدلا اوسے دوسرے جنم مین ملا بس اگر ہم پہلے
جنم مین بد اور بدآئین ہوتے تو اب اس جنم مین سکھہ پاتے بلکہ آدمی بہی ہوتے پر اسوقت
ہم اور ہمارے بڑے سب نیک و رنیک آئین تھے اسلئے اوسکا بدلا ویسا ہی ہمین ملا اور
آدمی کے پیٹ مین پیدا ہو کر اس شان سے اس جنم مین زندگی کرتے ہین مسلمان کہنے لگا مہاراج
تمکو خدا نے اپنے کرم سے اپنی بندگی کیلئے پیدا کیا اور تم لوگ دیوتونکو خدا سمجھکر اونکی بندگی
کرتے ہو اور خدا تعالے تم لوگونکو مسلمانونکے یعنے اوسے اپنا خدا سمجھکر خاص اوسیکی بندگی
کرنیوالونکے طفیل سے پرورش کرتا ہے اور سکھہ دیتا ہے اور تم اسبات کا اقرار نہین کرتے ہو
بلکہ زیادہ جنم اپنے لئے ٹھہرا کر کہتے ہو کہ ہم اور ہمارے بڑے اوس جنم مین نیک تھے پر آدمی وغیرہ
کا ایک جنم سے دوسرا جنم ہونا مطلق جھوٹ ہے اور تمہارے شاستر اور پوتھیون مین جو لکھا ہے
کہ آدمی مرنیکے بعد اوسکی روح آلودگی سے پاک ہوتے تک جانورونمین ڈالتے ہین اور بہت سے
بدی کی ہوگی تو اوسی مدت تک جہنم مین رکھکر پھر اوسے کیڑے یا کتے یا بلی کے پیٹ مین
وبالعکس اوسنے اگر ٹھیک کام کیا ہے تو اوسکی روح نیک آدمی تپشی اور پوجاری جیسے
کے کالبد مین پیدا کرتے ہین اور بہت نیک کام جیسا کہ بت پوجنے مین نئی طرح نکالی ہوگی
یا مال و ملک برہمن کو دیا ہو گا یا اپنی ذات پر دکھہ و تکلیف بہت سی اوٹھائی ہوگی
یا گنگا مین اپنے کو ڈبایا یا آگ مین جلایا ہو گا یا اس جی سے دوسری تکلیفین اوٹھائی ہونگی

تو وہ بعد مرنیکے بڑتابل اپنے خداوند مین سے ایک خدا کی بہشت مین جاتا ہی اور لذت جسمانی
اور عیش و عشرت مجازمین ہمیشہ رہتا ہی سو وہ بھی سب باطل ہے غرض آدمی کے لئے
فقط ایک جنم ہے دوسرا جنم نہین کیونکہ اگر دوسرا جنم ہوتا تو وہ آدمی وہی کا وہی رہتے
پر اسکے پہلے جنم کا مال و اسباب و رجورو بچے اسے ندئیے سو بے انصافی ہوجاتی اور کوئی
بہی دیتا اور اسی طرح وہ اگر دوسرے جنم مین دوسرا بنتا تو پہر تمہارے نزدیک یہ بات
نہوتی اور شاستر و نمین نہ لکہتے کہ پہلے جنم کے کئے کا بدلا دوسرے جنم مین پاتا ہی کیونکہ
اس پہلے جنم والیکے کئے کا بدلا سکہہ یا دکہہ اور دوسرے جنم مین دوسرے کو دینا بہی
بے انصافی ہوجاتی پر حقیقت حال یہ ہی کہ آدمی ایک جنم کے بعد پہر اوسے جنم دوسرا ہرگز
نہین ملنا یہ بے انصافی دونو طرف سے لازم نہ آوے اور جواب وہی اوسکی محال
نہ ہوجاوے ہندو بولا یہان فرق اعتباری ہے یعنے باعتبار روح کے وہ آدمی
دوسرے جنم مین دوسرا نہین ہوجاتا اور باعتبار تن کے وہی کا وہی نہین رہتا کیونکہ
روح وہی ہے اور تن دوسرا مسلمان کہنے لگا کہ اگر تم آدمی کو دوسرا جنم کہتے ہو تو پہر
فقط روح کا اعتبار کرنا اور اوسکا مال و ملک وسے دینا لازم ہے کیونکہ تن ادمی کا انا
اتمان یعنے فانی ہے اور روح اوسکی آتمان یعنے باقی ہی جیسا کہ شاستر مین سوامی کپل
نے لکہا ہی بس اعتبار روحکا کیا چاہئے کہ وہ باقی ہے نہ تن کا کہ وہ باقی نہین ہے ہندو نے
کہا اگر فقط روح کا اعتبار کرلیتے ہو اور بدن کا اعتبار مطلق اوٹہا دیتے ہو تو پہر تمہارا دعویٰ
قیامت کے دن آدمیون نے اپنے کئے کا بدلا نیک یا بد پانیکے لئے اسی بدن سے
اوٹھنے کا کب درست ہوگا اگر روح کو فقط سزا و جزا ہو تو کیا بس نہین تہا مسلمانکا
جواب خدا واحد تم جیسا بے انصاف نہین ہے کہ جیسا تم لوگ روح آدمی کی پہر وہی
اگر دوسرا جنم لینے کا گمان کرکے اپنے کئے کا بدلا پاتے ہین کہتے ہو ویسا خدا بہی روح اور
تن کے ساتھ کئے ہوئے کا بدلا فقط روحکو دیوے بلکہ وہ خدا بڑا انصاف والا ہے

کہ وہی روح اور وہی تن سے اوٹھاکر آدمی کو اوسکے کئے کا بدلا دیویگا ہندو کہنے لگا
کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر قبر کے عذاب وصواب کا کیون گمان کرتے ہو اور وہان کب تن
اور روح ایک جگہہ ملتے ہین بلکہ وہان فقط تن ہے اور فقط تن کو عذاب ہونا اور ثواب
ملنا یہہ بے انصافی تمہارے ہی قول سے ثابت ہی مسلمانکا جواب قبر کا عذاب
اور ثواب حق اور سچا ہے اور وہ فقط تن کو نہین ہے تاکہ بے انصافی لازم لاوے بلکہ
اوسکی روح اوسکے تن کے ساتھہ ایک وجہہ سے قیامت تک علاقہ رکھتی ہے اور اس علاقہ
کے طور پر اسے عذاب ہوتا ہے یا ثواب ملتا ہے اور وہ دنیا مین علاقہ رکھتی ہے جیسا
نہین اسلئے وہ ثواب اور عذاب نہین رکھتا ہی بخلاف قیامت کے کہ وہان دنیا مین علاقہ
رکھے جیسا ہوگا اور وہانکا ثواب ور عذاب بھی سب دیکھینگے ہندو نے کہا روح کا علاقہ
تن کے ساتھہ قبر مین کیسا ہوتا ہے عقل مین آتا نہین مسلمانکا جواب جیسا آدمی
سوتا ہے اور روح اوسکی اوسکے تن سے علاقہ رکھکر دور تک جاتی ہے اور سیر کرتی
ہے اور کہین کرنیکی جیسی حالت ہوتی ہے تو فی الفور آدمی یہان بچھونے مین اچھلتا ہی
اور وہ حالت کسیکے دریافت مین نہین آتی ویسا ہی قبر کا حال ہے ہندو بولا سوتے پر
آدمی کی حرکت وغیرہ باقی رہتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد سونیکے روح کا تعلق
بدن سے ہوتا ہے پر مرنیکے بعد کچھہ اثر روح کا نہین رہتا مسلمانکا جواب آدمی کی
روح علیحدہ اور دم علیحدہ ہے پس سوتے پر دم رہتا ہے اور اوسکی حرکت رہتی ہے
اور تصرف روح کا بھی باقی رہتا ہے اسلئے وہ سڑتا گلتا نہین اور بعد مرنیکے دم نکلجاتا ہی
اسلئے اوسکی حرکت بھی جاتی ہے اور روح کا تصرف بھی اوٹھجاتا ہی اسلئے وہ سڑتا
گلتا ہے پر روح کا تعلق دوسرا اور تصرف اوسکا دوسرا ہے ہندو لاجواب ہو کہنی لگا
دوسرا جنم آدمی کو ہونا صرف گمان ہی اور تم جو کہتے ہو سو البتہ سچ نظر آتا ہے پر تم لوگ
مردے کو کس لئے گاڑتے ہو اور اسے سڑنے اور گلنے کی ایذا کیون دیتے ہو انصاف

کے روسے یہی کہ آگ مین جلاوین **مسلمانکا جواب** انصاف کے روسے یہی ہے
کہ آدمی کو گاڑ دیوین کیونکہ اصل پیدایش اسکی مٹی سے ہے اور آگ اور ہوا پانی اس تن کی
پرورش کے لئے اوسکے ساتھ ملا دئے گئے ہین پس آدمی کے حق مین مٹی مان کے جیسی
اور آگ دائی کے جیسی ہے اور یہ کسکا انصاف ہوگا کہ مان ہوتے بچہ کو دائی کو دیوے
پر تم لوگ جیسے دل کے اندھے ویسا تمہارا انصاف بہی عقل کے برخلاف ہے ہندو کہا مردے
کو گاڑنا انصاف کی راہ سے برابر نظر آتا ہے پر یہہ جلانا اوسکا کس نے نکالا اور آج دنتک اتنے
دانا ہوئے کیسا جاری رہا **مسلمانکا جواب** جیسا تمہارا مذہب ہندوی ابلیس کی
تعلیم سے نکلا ہے ویسا یہ مردونکا جلانا بھی اسی ابلیس کے فریب سے نکلا ہے حاصل سکا
یہہ ہے کہ جب ابلیس نے آدمیونکو بت پرستی سکہانے لگا تب دیوؤنکے نام بھی بعضونکو
سکہا کر وِٹھل وِٹھل نندگوندا اور رجے نارائن ہری اور مہادیو وغیرہ کہنے لگایا اور خدا کا
ذکر اونسے چہڑا دیا تب ایک شخص کہ نام اوسکا نقیا نیس تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ بابیل
ہے اوسنے مرتے وقت ہوش مین آکر سوچا کہ مین نے خدا کو چہوڑا اور یہہ نا دوسرے کے آخر عمر
تک لیتے رہا سو نہایت بد کیا اب سزا اوسکی یہ ہے کہ جس منہ سے ان نامونکو کہتا رہتا تھا
اسی منہ کو جلا دیا چاہیے غرض مرتے وقت اپنا منہ جلانیکی وصیت یا تاکید کی اور اپنی اولاد
کو کہا کہ اگر یہہ میری وصیت بجا نہ لاؤ تو مین تمسے کبہی خوش نہونگا بنا بر اسکے جب وہ مرگیا
تب اوسکی اولاد نے اوسکے منہ کا مگر جلانا دشوار جانکر سب تن اوسکا جلا دیا من بعد
جب انمین سے کوئی دوسرا مرا تب مردونکا جلانا بہتر ہے سمجھکر اوسے بہی جلا دیا آخر کار
مردونکا جلانا جاری ہوا اور آجتک جلانا مردونکا اور پوجا بتونکا وغیرہ جو کہ بد تھا
سو معلوم کر کر لکہون کروڑون آدمی پیغمبرونکے دین قبول کرکے مومن مسلمان ہوتے
آئے اور اب بھی ہوتے ہین مگر جو لوگ دل کے اندھے ابلیس کے تابعدار ہین سو ویسے
ہی شرک و کفر مین ہندو لاجواب ہو کہنے لگا مردونکا گاڑنا بھی واجبی نظر آتا ہے بلکہ تم مسلمانونکی دین کے

سب احکام پسند معلوم ہوتے ہین مگر ایک کام تمہارا نہایت خراب ہے یعنے ہم ہندو لوگونکی
فرقے چنانچہ برہمن اور پرہبو اور کھومک اور سالونت اور راوت اور بنیے اور کہتری اور کاینہ
اور کنبی اور ناکم اور سراوگی اور جنگم اور جوگی اور ڈہیر وغیرہ جتنے ہین ان سب مین نہایت
بد اور کم اصل ڈہیر ہے اسسے تم لوگ دوسرے ہندو کے جیسا اپنے نزدیک بہلاتے
ہو اور اسسے دور نہین ہٹتے ہو مسلمان کہنے لگا دھیڑ وغیرہ تم ہندو لوگ سب یکسان
ہین پھر ایک کو دور اور ایک کو نزدیک کرنیکا کیا سبب ہے یعنے جیسے دھیڑ بد دین اور مشرک
وکافر ہین ویسے تم برہمن وغیرہا سب ہنود بیدین اور مشرک وکافر ہین اور جیسے دھیڑ وقت
غسل کے دیوؤنکے نام لیتے ہین یعنے نارائن نارائن اور ہری وشنو بولتے ہین ویسے تم بھی
بولتے ہو اور وے دھیڑ جیسے موجھہ بڑہاتے ہین ویسی تم بھی بڑہاتے ہو اور جیسے دھیڑونکے
تیوار ورسنس پرتی بدا اور ہبت دوبیتا اور اکشن ترتیا اور گنیش چتورتی اور ناگ پنچمی اور
اور چنیا ششٹی اور سیل سپتمی اور گوکل اشٹمی اور رام نومی اور دیجی دشمی اور اسار ایکادسی
اور وہ من دوادسی اور دہنوتر دوسی اور ویکنٹھہ چوتر داسی اور گوجاگری پورنما
اور دیوالی اور ہولی وغیرہ ہین ویسے تمہارے بھی وہی تیوار ہین اور دھیڑونکے نام
دیوؤن کیطرف نسبت کئے ڈہونڈ بوا اور لیومد لوا اور جومد لوا اور سومد لوا اور جای دیونے
ہین ویسے تمہاری بھی نام دیوؤن کیطرف نسبت کئے مانکڈ دیو ڈہونڈ لیوا اور انند دیوا اور
داس دیو وغیرہ ہوتے ہین اور جیسے برہمن جانتے ہین کہ ہمارا خدا ایشور اور برہما اور
وشنو ہین ویسے وے بھی اونکی خدائی کا اعتقاد رکھتے ہین اور جیسے تم مردیکو جلاتے ہو ویسے
بعضے وے بھی مردونکو جلاتے ہین اور تم جیسا سوت کا جامہ پہنتے ہو ویسے دھیڑ بھی
اونکا جامہ پہنتے ہین اور وے بجنس مردار گای وغیرہ کا گوشت کہاتے ہین ویسا تم بجنس
پیشاب گائی کا اور گوبر اوسکا پینے کہانے مین برتتے ہو اور جیسا تم ساودہن لوکر لگن
لگاتے ہو ویسا وے بھی ساودہن لوکر لگن لگاتے ہین اور جیسے تم ختنہ کرتے نہین اور اوسکے

باعث پیشاب کی بوند اٹک رہکر کپڑے وغیرہ تمہارے پلید ہوتے ہین ویسا وے
بھی ختنہ کرتے نہین اور انکے کپڑے پلید ہوتے ہین اور جیسے تم لنبے لنبے ناخن
رکھتے ہو ویسے وے بھی ناخن رکھتے ہین اور جیسے تم اسلام کے دشمن ہو ویسے وے
بھی اسلام کے دشمن ہین غرض جیسے تم ویسے ہی دھیڑ بھی ہین اور تم لوگ جو اپنے کو بناکر
کہتے ہو اوسکا اعتبار نہین کیونکہ دین و آئین مین ظاہر لباس پر نظر نہین بلکہ ظاہر مین آدمیت
مین سب برابر ہین پھر ہمنے تم لوگون کو نزدیک بٹھلانا اور دھیڑون کو دور رکھنا بے انصافی
ہے ہندو بولا دھیڑ نہایت بد ہے کیونکہ وہ گائے کھاتا ہے باوجود کہ وہ دیو اوتار اور
مان کے جیسی ہے **مسلمان جواب** گائے دیو اوتار ہے اسلئے اوسکے کھانے والون کو بد
سمجھتے ہو تو پھر سور اور کچھوا اور مچھلی کھانے والونکو دھیڑونکے جیسے بد اور کم اصل سمجھا چاہیئے
کیونکہ سور اور کچھوا اور مچھلی بھی دیو اوتار ہین یعنے جیسا نارائن نے کرتجگ مین راجہ بلرائی
کو مارنے کے لئے برہمن کا اوتار اور ایک دیو کو مارنیکے لئے نارسنگ اوتار اور رکھنہ
اوتار اور پرس رام اوتار وغیرہ لیا تھا کہ تمہارے شاستر اور پوتھیون مین لکہتے ہین ویسا ہی
لکہتے ہین کہ زمین دانتون پر اٹھانیکے لئے سور کا اوتار اور سنکھ دیو کو مارنیکے لئے اور اسی طرح دوسرا
دیو جو دریا مین رہتا تھا اوسے مارنیکے لئے مچھ اور کچھ یعنی مچھلی اور کچھویکا اوتار لیا تھا اور گائی مان کے
جیسی اگر تم لوگ سمجھتے تو اپنی خاص مان کو جلائے جیسا کہ گائے کو بھی جلاتے انھین دھیڑونکی حوالے
نہ کرتے اور اوسکے چمڑیکے جوتے نہ پہنتے اور اوسکی بیٹے اور بھائی کو اور خاوند کو حقیر سمجھکر نہ مارتے بلکہ اوسے
یعنے بیل کو اپنا بھائی یا ماموں یا باپ جان کر عزت رکھتے حاصل یہ ہی کہ تم سب ہندو کیا دھیڑ کیا برہمن کیا پربھو
کیا بنیا کیا کنبی کیا مالی کیا سُنار کیا تیلی کیا راوت کیا ساہوت کیا موچی کیا ڈوم دھرم مین اور پوجا پتری مین
اور چال ڈھال مین برابر ہین اس لئے دور رہنا تو تم سبسے دور رہنا چاہیئے ہندو لاچار اور لاجواب
ہو دیر تک خاموش رہ کر کہنے لگا سبحان اللہ کیا خوب دین اور اسلام کے آئین
پسند ہین کہ اسمین کسی بات کا فرق نہین نظر بس اب تو یقین ہوا کہ مذہب ہندو ہی مطلق
باطل ہے کیونکہ خدائے واحد کو چھوڑ کر اوسکے پیدا کئے ہوئے دیوؤن کو خدا کی پسند کی

ہوئی جانکراونکی بندگی کرنا عین نادانی ہی یہہ کہا اور سوال کیا ہندو کا سوال کہو صاحب
ایمان کیا ہی اور کفر و شرک کیا اور آدمی مسلمان کیسا ہوتا ہی اور مسلمانیکی بنا کتنے چیز پر ہی مسلمانکا
جواب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کیطرف سے جو خبر سنائی اور جو حکم اوسکا ہمین پہنچایا ہے
وغیرہ جو کہ اوسکے نزدیک سی اونکو ملا ہی سو سب حق اور سچا جاننا اوسکا نام ایمان ہے کہ جسکا
مجمل مضمون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یعنے کوئی معبود عبادت کے لایق اور کوئی خدا
خدائی کے سزاوار نہین ہی سواے اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہین اور ان باتونکو جہوٹ سمجھنا
کفر ہے اور جو عبادت وغیرہ خاص خدا کو ہی سو دوسر یکے لئے سمجھنا شرک ہی اور آدمی نے جب
دل سے یقین جانا کہ خدا ایک ہی اوسے شریک نہین اور اسکا پیغام ہمکو پہنچانیوالے اوسکے دوست
اور پیارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن عبد اللہ ہین اور اوسکے سب حکم مانے
تب وہ مسلمان مومن ہوا اور مسلمانی کی بنا پانچ ہین ایک کلمہ شہادتکا کہنا یعنی اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی لایق
خدائی کے نہین ہی سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہی اوسے شریک نہین اور شاہدی دیتا ہون مین تحقیق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بندے خدا کے اور رسول اوسکے ہین دوسری پانچ وقت کی نماز یعنے ظہر اور عصر
اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز ادا کرا اور تیسیری مال کی زکوۃ سو روپے کے عوض کو اڑہائی روپیے
دینا اور چوتھے روزے رکہنا رمضان شریف کے پانچوین حج کرنا کعبتہ اللہ کی اگر خرچ وغیرہ کی طاقت
ہو تو بس یہہ پنج بنا اسلام کے ہین اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ ان پانچونکو اپنے پر فرض جانی اور جہانتک
مقدور ہو ادا کرے ہندو نے کہا اگر کسی نے خدا کی خدائی کا اور اوسکے تمام احکام کا دلمین اعتقاد
کرکے منہ سی بھی اقرار کیا پر اپنے کو وہی اصلی لباس مین رکہا تا کہ اوسپر کچہہ ظلم وغیرہ نہو تو وہ مسلمان
ہے یا نہین اور خدا اوسے دوزخ سے بچاویگا یا نہین مسلمانکا جواب اگر اوسنے اپنے دل
سے تمام دیوتون کو اور شرکونکی چال کو چہوڑ کر خدای واحد کی خدائیکا اور اوسکے پیغمبرون کی
پیغمبری کا اعتقاد اور اقرار کرے اور بت پرستی وغیرہ جس سے کہ اسلام کو ذلت اور ہلکا پن ہوتا ہے

سوا اوس سی صادر نہو تو وہ شخص مسلمان ہی عذاب دوزخ سے بچکر جنت مین جاویگا اگرچہ لباس اوسکا اصلی ہو ہندوونے بصد خوشی کلمہ شہادتکا پڑہا اور مسلمان ہوا خدا تعالے ہر ایک کافر و مشرک کو یہی توفیق دیوے کہ اسلام لاوین اور سبکا خاتمہ کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہووے آمین خادم الطلاب محمد ادریس بن عبد اللہ چلپائی نے یہ کتاب رد ہندو بمبئی مین سنہ ۱۲۶۱ ہجریہ مقدسہ مین چہپوائی تہی اب ان دنون جناب فضیلت ماب محمد عبد الغفار نے مطبع مصطفائی مین حلہ طبع سے آراستہ فرمائی تا مسلمان بہائیونکو اسکے مطالعہ سے شرک و کفر کی برائی اور سوال وجواب کا طریقہ معلوم ہوکر ہمیشہ کافرون اور مشرکون کیساتھہ بحث وتقریر مین غالب ہین اور انکو توفیق الہی سی اسلام پر لاوین کہ وہ دین پیغمبر سے محروم نرہین

تاریخ اس رسالہ کی قاضی حسین صاحب کوفی سے

خوش کتابیکہ محو ظلام است
در لقب کوکبی فرجام است
کرد تصنیف این کتاب عجیب
لادو او غیر التیام است
کرد مجموع آن ہمہ یکجا
فکر اندیشہ صبح تا شام است

از تصانیف صدر علام است
سولو و نشاش بہ رتنا گیر
در ردیات کفر بیش تام است
آنچہ تقریر شد باہل کمال
نسخۂ رد ہندوش نام است
بندہ حضرت کریم حسین

نام پاکش کہ ہست اسماعیل
صاحب علم و اہل اکرام است
ہمچنان تیغ زد بہ سینہ کفر
با برہمن بہٹے کہ بگنام است
بہر تاریخ این رسالہ نمود
تاکہ تاریخ گشت انعام است

گفت ہاتف بگوش ہوش کہ واہ
رد کفر وچہ سیف اسلام است

تاریخ من نتایج طبع جناب قاضی علام علی صاحب مہری

از فضل رب یہ نسخہ برہان قاہرہ
جاری ہین اس سے تا ابد فیض باہرہ

پایا ہی انصرام بہ طرز مناظرہ
مغلوب اہل کفر سراسر ہین تا بحشر

دکھلایا دین احمد مختار نے ظہور
غالب ہی دین پاک انوار وافرہ

کرکا فرون سے صاحب اسلام جہاد
حق نے عطا کیا ہی اوسے علم فاخرہ
تیغ زبان اوسکے کیا ہی یہ کار سیف
گمنام ہوگئے ہین سب ارباب خاسرہ
بعد از فتوح خیبر پھر اوسنے برائے عام
از بہر اہل شرک سلاسیل ہاصرہ
پاوین وہ نت مکاید اشرار سے امان
محکوم دین ہووین سبھی بمصادرہ

قایل کیا ہی اونکو بہ تقریر زاجرہ
طرفہ ہے اوسکی راہ الہی مین کچہہ جہاد
تیر خرد ہی اوس کا سنان مکابرہ
یارب اوسے دے زمرۂ اشرار سے امان
باہم لکھے ہین سب یہہ تقاریر نادرہ
غالب وہ ہووین زمرۂ کفار پر مدام
ابلیس سے مدام رہین بے مخاطرہ
از بہر سال کرنے لگا جس گھڑی علی

علامہ زمان ہی وہ ہادی راہ دین
نادر کی اوسنے بت شکنی بے محاصرہ
مومن ہوئے ہین اسکی تدارک سے سرخرد
رکھہ شاد کام نت بسر پر معاشرہ
واللہ یہہ رسالۂ رد ہنود سے
ہوجاوے اس کتاب سے جنکو محاورہ
کفار اس رسالۂ نامی کو دیکھ دیکھ
دل سے بہ فکر صائب ثاقب مشاورہ

تب گوش زد ہوئی ہی یہ ہاتف سے خوش ندا | تاریخ بے بہا ہے کلید مناظرہ

ایضاً

مرتب ہوا ہے رسالہ یہہ فاخر
خدا اوس سے راضی ہی بافضل وافر
کہا اوسکے در گوش اوسدم فلک نے

جسے دیکھہ اسلام سب لاوین کافر
علی نے کیا قصد تاریخ اسکی

کیا اسکو تصنیف جس پاکدین نے
لکھی دیکھہ مضمون ہو شاد خاطر
زہے رد شبہات ہند و نوادر

تاریخ از جناب میر حسن صاحب مدراسی

از بہر رد مذہب ہندو درین زمان ؛
ناظم بفکر سال شد و گفت ہاتفش

تصنیف این کتاب شد از شہر جہان
رد ہنود کن زر پرستاری بتان

١٢٣٦
٦٥
١٢٦١

تمام شد

بفضلہ تعالیٰ شانہ این کتاب در سوال و جواب مسلمان و ہندو در ماہ
رمضان المبارک سنہ ١٢٦١ھ حلہ طبع پوشید آمین
ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس گھڑی پیدا کیا انسان کو وہ ذو المنن
کس طرح ہو گئے جدا ہندو مسلمان مرد و زن
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

کون تھا حاضر وہان کس نے کہا تھا کن فیکن
کیسی دونون مین دوئی آگر پڑی بولو سخن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

مہادیو کا پتلا بنا پیدا کیا جس وقت پر
کتنے برسون کی بتاؤ مہادیو کی تھی عمر
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

مہادیو بچہ اٹھا یا تھا جوان بوڈھا مگر
پاربتی کتنے دن پیچھے ہوئی بولو خبر
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

مہادیو نے گائی سے اشنان مین چوکا دیا
پتر دالی کس نے کی اور یان وہ کاہیکا تھا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

گائی تو اوس وقت نہ تھی پھر کاہے سے لیا جگا
کس نے رسوائی کیا اور وہان گیا کیا یکا
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پاربتی پہلے موئی یا مہادیو پہلے موا
اونکے تئین گاڑے اچھین گے تو قبر مجھکو بتا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

اونکو گاڑے یا جلائے بول کیسا کیا ہوا
اونکو گاڑے یا جلائے یا دائے جل مین ڈبا
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

رام دسرت کا ہے پتر کونسا دسرت کا باپ
رام لچھمن مین فرق تھا کتنے برسون کا حساب
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

رام کی مان کون اور دسرت کی مان بتلا شتاب
اور لچھمن رام کا بھائی سگا ہی دے جواب
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کون ہی سیتا کی مان اور باپ کا کان ہی وطن
کیا دیا سیتا کی مان اور باپ نے شادی کی دن
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

کون سے دن روز کو بولو ہوا اوسکا لگن
کیا کھلایا کیا پلایا کیا کیا قول وچن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

رام کی سیتا اٹھا کر اون نے لنکا لے گیا

ہاتھ جب لاگا پرایا ست کہان اوسمین رہا

رام کہہ ہے زور آور یا کہ ہے راون بڑا — رام رام کہتے سبھی راون نہ کہتا اک ذرا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

اور کشن اوتار کہتے سو تھا رانا نا بکار — اوس سا کوئی دوسرا زانی نہ تھا بدکار و خوار
جوئے بازیمین دیا کین گو لسنا جو یمین ہار — چور تھا اور تھا اچکا چپ تورہ کچھ دم نہ مار
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

عمر تھی کتنے دنو نکی اور کتنے دن جیا — اوسکو گارے یا جلائی بول کیسا کیا ہوا
جسکو تم کہتے کشن سو وہ کہان پیدا ہوا — کچھ لکھے کاغذ پہ یا مورت کا منہ کالا ہوا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جسکو تم کہتے ہو کہنڈیرا و وہ ہی دہنگر کا جوائی — چھوڑکر سب مرلیان وسکی پسند دہنگرنی ائی
کون تھے مانباپ اوسکی کالسی ہلدی چڑائی — کالسے یہہ پایا ہی گھٹا کس نے جیجوری بنائی
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جسکو تم کہتے ہو موزیا وہ بڑا شیطان ہی — نام اوسکا نرسیا پیپل ہین وسکا تھان ہے
پوجنا شیطانکے تئین یہہ کیا تمہاری شان ہے — بس ہوا معلوم اب سب ہندونکا گیان ہے
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کہہ بہوانی کی کہان پیدائش و بود و باش ہے — کون ہین مانباپ وسکی اور کسکی داش ہے
کتنے خاوند اوسنے کی اور کوبھی اوسکے پاس ہے — یا تو ہے کینا کنواری یا مرد کی آس ہے
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پانڈو رنگ اوتار ہوا ہی جسکو تم کہتے ہری — دھیڑ کا ستھر اٹھا سب جاتی سب ہنڈری
دھیڑ کا کھایا او نھین اور ساتھہ کھینچا گوستری — تم تو کیون لیتے ہو چھینٹا انپہ کر زور آوری
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن — کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پانڈو رنگکا رنگ کیا تھا اور کہان پیدا ہوا — کسنے پالا اوسکے تئین اور کسجگہ رہتا اتھا

یاکہ پتھر مین اٹھایا کہ کہو وہ مرگیا
کتنے برسونتک عمل جاپنڈ بین ڈوکیا

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

گیرو پانڈو جسکو تم کہتے ہوئی ان مین لڑائی
بادشاہی پہلے تھی پھر کیون فقیری انپہ آئی

ایک عورتکے اوپر پڑ رہتے تھے کیون پانچ بہائی
آجتک دنیا مین ایسی نہین ہوئی ہی بیحیائی

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

یہان تلک ہو مین تمہاری سب ہین پتھر کی شکل
پوجنا پتھر کے تئین یہہ کیا تمہاری گئی عقل

ہو اجل سے بیخبر پوچھو تو اسمین ہے خلل
بندگی مین ہم اصل ہین پوجتے ہو تم نقل

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

دھیڑ کہتا مین ہون ہندو مانگ بھی ہندو کہانے
دھیڑ اور چمار ہندو بیچ سب ہندو آئے

تم مین ہین دانا ہزارون ایک پر ایک وار کہائی
کوئی تورا اتار ڈالے کوئی تو ٹیکا لگائے

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کان سی یہہ نکلا ہی ٹیلا کن لگا ماتھے کومل
کان سی یہہ نکلا ہی جنوا کن کیا پہلے عمل

کان سی انگولی سر شتہ اور دہوتی در بغل
کان سے یہہ سینڈ لیکا یہہ جو رکھتے ہو کبل

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کوئی تو گوسائین ہوا اور کوئی تو بیراگی ہوا
کوئی تو سناسی ہوا اور کوئی تو جوگی ہوا

کوئی تو جنگم بنا اور کوئی تو سیوڑا ہوا
کوئی بنا ہی مان بہاو سب مین ہی جوشی بڑا

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

اور تمہاری جو ہین تیرت اوسمین تم ہا تکتے ہو جا
گنگا جمنا اور کاشی کیشنا گوداورا

لعنت ایسی تیرتو نپر پوجتے ہو اوسکو جا
پھر جو کہتے ہم ہین ہندو واہ واہ صد واہ واہ

یاد ہووی گر تمہین ہمکو بتاو برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

گائی کو کہتے ہو مان اور پوجتے ہو صبح و شام
بیل کو نہین باپ کہتے ایسے ہو نسل حرام

موت آنکھون کو لگاتے گاے لیکر مدام
مارے پیٹے باپ سے لیتے ہو سالار وز کام

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

مہا دیو کی لار کھے میدان مین تم پنڈ بنا
جسکے گھر مانباپ نین ہی اوسکے پنڈ کو پوجنا
اوسکی پوجا تمکو کب کرنا ہے اے ہندو روا
صورت اصلی کو جانو نقل مین ہی کیا نفع

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

تمنے کیون ہر بیج اتنا جو کہ پوجا جا کرے
کوئی پوجے چاند کو کوئی دھیان سورج پر دھرے
کوئی تو پوجے آگ کو کوئی جھاڑ کے پھر پھرے
کوئی پوجے سیندور کو کوئی پاربتی کی پانو پڑے

یاد ہووے گر تمہین ہمسکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

بس ہوا معلوم تمھارا شاستر کچھہ اک نہین
کوئی جلاتا مردہ کو کوئی گاڑ دیتا ہے کہین
جس جگہہ دیکھا تفاوت کچھہ کہین اور کچھہ کہین
کوئی بٹھاتا لون مین ڈباتا جل مین ہین

یاد ہووے گر تمہین ہمسکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جب سے یہہ دنیا بنی ہے دیکھ ہندو بیچیا
چھوڑ کر ماںباپ اور بھائی بہن اور اقربا
ہوگئے لاکھون مسلمان کر ذرا غیرت بھلا
سچ ہووے جاتے مسلمان جسنے کچھہ لالچ دیا

یاد ہووے گر تمہین ہمسکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

گائے کو تو کہتے مان ہین سارے ہندو دیکھکر
جس گھڑی مرتی ہے مان تب بھیجتے دھیڑونکے گھر
اوسکے گوبر سے دے چوکا اور لیتے گو متر
واہ واہ اے احمقو یہہ کیا تمھارا شاستر

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

گائے کے چمڑے کا موٹ اور گائے کے چمڑیکا ڈول
گائے کے دم کا چنور بہمن اوڑاتے لیکے مول
اوس سے ہندو پانی پیتے یا نہین تو مجہسے بول
گائے کے چمڑے سے جڑتے ہین تمہارے تاشے ڈھول

یاد ہووے گر تمھین ہمسکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

تم تو اتنے مرتے ہو ہندو کوئی دیوتا ہوا
تا تو کین بجتی ہے نوبت تا تو کین دیو الگا+

تا تو کئین آتا میدانا کہند وری جبارترا

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

تم اگر انصاف سے پوچہو تو بہتر ہین چمار
آگ تو دہڑ ونکے گہر سے جگمین ہوئی ہے آشکار

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

سر نکلے کہاتی ہو کہاتا کیا تمہاری شان ہے
کہاتے کہاتے مر گئے تو رہگیا ارمان ہے

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

کان وہ سالک رام رہتا تہا شتابی مجکو بول
اور غلام ہو کر بکا قصاب نے لیا تہا مول

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

باپ سالک رام کا قصاب مان قصابنی
حیف ہے قصاب سے کرتے ہو تم کبر ومنی

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

دیو تمہارے سونے روپے کے بنا لاتا سنار
وقت مشکل ہیچ کہاتے ہو اوسی تم در نزار

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

گائیکے چمڑیکے جوتے پہنا کب ہے روا
پیاز نکلی گائیکے ماتہے سے وہ کہڈا پڑا

یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاؤ برہمن

جسجگہ اشنان کرتے اوسجگہ دہوتے ہو گانڈ

جو موا ہندو مقرر بہوت شیطان ہو گیا

کاہیکو پہرتے ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

جنکا لیکا سی لنے پہنا پانی مین سے ہاتھ کار
تم سمجہ اور بوجہ کر رکہتے ہو پہر کیون اسسے عار

کاہیکو پہرتی ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

ہاتھ سینڈی پر پہرانا یہ بہی اک طوفان ہے
مر گئے کتنے برہمن اونکے اوپر لعن ہے

کاہیکو پہرتی ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

گوشت دیتا گائیکا ٹکڑی جو کر پتہر سے تول
بہر لیا ہے برہمن نے دس ٹکے دی اسکا مول

کاہیکو پہرتے ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

جس نے سول اسکو لیا وہ ہے بڑا دل کا غنی
قصہ اسکا بوجہکر کرتے ہو پتہر کو دہنی

کاہیکو پہرتی ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

تم اوسے اپنا خدا کر پوجتے ہو بار بار
حیف ہے جینا تمہارا ہمکو مین آتا ہے عار

کاہیکو پہرتے ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

ہینگ بنتا گائیکے چمڑے مین تمنے نین سنا
دلمین اپنے خوب سمجہو کتنے کہاتے ہو دغا

کاہیکو پہرتے ہو ناحق پوجتے پتہر تمن

جسکا خاوند مر گیا تو اوسکو کہتے ستی رانڈ

کیسی دو سدہی ہوئی پہلے کھلی ہے اوسکی مانڈ
اور جسکا سر ہونڈا کہتے ہو اوسکو سد ہی رانڈ

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

ایکدن خاوند سے اپنے آگے دہوبن تھی لڑی
ہاتھ سے اوسکے سنگاسنگ آکاس کے اوپر چڑہی
اسکگھڑی ندی پہ ساری رات وہ ہوکہی مری
کرتے ہین ایکا دسی کی تب سے سارے پیروی

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

کیون نہین دہوبن گے اب پرتے ہو پاؤن آنگر
ستی کہنا اوسکے تئین ظاہر ہی ست جسکا مگر
اوسکے باعث سے سنگاسنگ چڑہ گئی آکاس پر
اب تلک اوسکا اشارہ کرتے ہین ستی کے گہر

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

آگ مین اکدن جلے تو اوسکو کہتے ہین ستی
وہ تو جلکر خاک ہووے ست کہان اوسمین رہے
سانچ پوچھو تو سدا جلتی ہے دیوے مین بتی
اوسکو ستی کیون نہ کہتے اوسکی جسمین ہے

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

وہ تو جلکر خاک ہو جاتی ہے کان ہے اوسمین ست
آجتک ہمنے کوئی ستی کا دیکہا نہین بھگت
گرچہ ہووے وہ ستی تو آگ کی کیا ہے سکت
نا جلے ایک بال و سکو کہتے ہین ستی کی گت

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

سولوان اوتار پٹن مین ہوا گنگا کنار
باپ اوسکا سانپ تھا کہتے ہین سب زنار دار
کون سی ہے اوسکی مان اور کسکی بیٹی کسکی نار
اوسکے تئین بچپن مین پالا تھا کمار

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

جوکہ ہے ہاتھی کی صورت اوسکو کہتے گنپتی
جوکہ ہے دسرت کیصورت اوسی کہتے لنکاپتی
جوکہ ہے بندر کیصورت اوسکو کہتے ہو ہنومت جتی
جوکہ ہے گر ٹنکہہ صورت اوسکو کہتے ستنا ستی

یاد ہووے گر تمہیں ہمکو بتاؤ برہمن
کاہیکو پھرتے ہو ناحق پوجتے پتھر تمن

پاربتی پر کتنے دن عاشق جو بھینسا سور تھا
رات دن اوسکی عشق مین جان و دل سے چور تھا

لنکا +

ایک دن جلکر ہوا ایسا حرامی کور تھا	پنڈ کو اوسکے پوچھا یہہ کب ہاتہین منظور تھا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
ہنومت جتنی کسکا ہی بیٹا باپ اوسکا کو لسنا	گنپتی کا باپ کتنے سو مجھے جلدی بتا
کسکا بیٹا ہیگا راون جسنے سر لنکا کیا	کتنے دن گھر مین رہا سیتا کا ست پھر کان ہا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتی ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
ہی تمہارا شاستر ملسی کا کرتے ہو لگن	مرد اوسکا کو لسنا ہمکو بتاو برہمن
جھاڑ اک گہر مین لگا کر پوجتے ہو برہمن	کون ہی ماں باپ اوسکا اور کہان ہیگا وطن
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
دیکھو ٹین مین کوئی ایک ناتھہ سامی ہو گیا	جو پڑی سر پر تمہارے سو بلا سر پر لیا
دھیٹر نے جہوٹھا کہلایا اوسکی تئین ننگیٹ بٹھا	دیکھکر سارے برہمن اوسکے تئین سجدہ کیا
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
تم مسلمانونکو کیون کہتے بری ہو سو بتاو	تم مین اتنے عیب ہین ایک عیب تو ہم مین بتاو
لیکن ہم کہاتی ہین گای اور تم نہین کہاتی ہو گای	بہید یہ معلوم نہین تمکو تو میرے پاس آو
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
دیکھہ اندر کی سبھا مین بیٹھے بیٹھے ضد پڑی	مارنا گائیکے تئین اور جلتے کر دینا کھڑی
ہندوونکی اوسگھڑی حاضر تھی سبکو داوری	راجہ اندر کی تھی گاے پوجا کتنے جہنا سری
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
رو برو اندر سبھا مین سب نے ملکر کئے دھوم	گائے آخر نا اٹھی تب سب نے ملکر مارے بوم
مار کر گائیکے تئین بانٹے لئے ہین روم روم	وہان ہی سب بٹ گئے ہین ہندو ہو گئی ہین قوم قوم
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتاو برہمن	کاہیکو بھرتے ہو ناحق پوتھی تیہہ برہمن
کب تلک پرسشش کری صفدر تو کراب مختصر	سچ نہین ہندو کی سب جہوٹی ہین ساری شاستر

جو سنے ہندو کوئی دینا جواب زود تر	یاد نہین تو مجھہ کئے روضہ مین آوے بیخبر
یاد ہووے گر تمہین ہمکو بتا دو برہمن	کاہیکو پھرتی ہو ناحق پوجتی مہیرمن

تمت

ہندو در جواب ہندی کتاب ہے	جھگڑا نہین ہے اسمین سوال و جواب ہے
تصنیف ہو جب ہوئی مطبوع طبع عام	جس شتری ذراوسکو لیا کامیاب ہے
کو کن سے نکلی برق سی یورب مین گئی چمک	سیف لسان دین کی کیا آب و تاب ہے
دیولکو توڑا لنکا تو پہلے ہی جل گئی	گنگا کی گہاٹ باٹ پہ ہر بت خراب ہے
تشبیہ شاعرانہ حقیقت کا ہے لباس	حاصل ہے یہ کلام کا وصف کتاب ہے

خاتم الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب ہدایت انتساب المسمے بہ رد ہندو نہایت حُسن خوبی اور کمال صحت اور صفائی سے مطبع مصطفائی واقع کلکتہ سندریہ پٹی نمبر ۵۸ باہتمام محمد عبد الرشید بماہ رمضان المبارک ١٣١٨ ہجری مقدس مین چھپکر مقبول عام ہوا ❊

تمام شد